جلد ۱۵ صلح ۱۳۵۳ ھش شمارہ ۱
جنوری ۱۹۷۴ء

تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

سالانہ بدل اشتراک
پاکستان و بھارت آٹھ روپے
دیگر ممالک ایک پونڈ

فی پرچہ پچھتر پیسے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَتَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

ذی الحجہ ۱۳۹۳ھ صلح ۱۳۵۳ ہش

جنوری ۱۹۷۴ء

ایڈیٹر

غلام باری سیف

فی پرچہ
[illegible]

قیمت سالانہ
آٹھ روپے

فہرستِ مضامین

ناشر . . . . چوہدری محمد ابراہیم

مطبع . . . . . ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقام اشاعت . . . . . دفتر ماہنامہ انصار اللہ
دار الصدر جنوبی

فہرستِ مضامین

ناشر .... چوہدری محمد ابراہیم

مطبع ..... ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقام اشاعت ..... دفتر ماہنامہ انصار اللہ
دارالصدر جنوبی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۱۵ | ماہنامہ انصار اللہ ربوہ | شمارہ ۱

صلح ۱۳۵۳ ہش

جشنِ صد سالہ

امسال سردی بھی کیا سردی تھی۔ یخ بستہ اور برفانی ہوائیں، کہر اور دھند ایسی کہ دس بیس گز تک آدمی دکھائی نہ دے۔ سائبان کے نیچے بیٹھیں تو سائبان یوں ٹپکے جیسے بارش ہو رہی ہو۔ جب سے پاکستان وجود میں آیا تھا اس خطہ میں ایسی سردی نہ پڑی تھی۔ عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کے لئے یہ سردی کتنی تکلیف دہ تھی۔ باہر نکلیں تو دوہرے سویٹر اور اوور کوٹ کے باوجود بھی یوں معلوم ہو جیسے پانی میں اتر گئے ہیں۔ موسم کو دیکھ کر یہ ظن ہوتا تھا کہ جب خورشید بھی اپنا مونہہ چھپائے ہے لوگ کیسے آئیں گے؟ اور شروع ایام میں یہی تاثر تھا۔ لیکن عشق و محبت کی گرمی نے برفوں کو پگھلا دیا۔ فرض صعوبتوں اور تکلیفوں پر غالب آیا اور پروانے شمع روشن ہوتے ہی یوں آ پہنچے کہ عقل دنگ رہ گئی۔ مائیں سینوں سے چھوٹے بچوں کو چمٹائے۔ اور کتنوں کے پاس کپڑے بھی کافی تھے، بوڑھے کمر کو سیدھا کئے اپنے بستر اٹھائے۔ بیماروں نے یہ نہ دیکھا کہ موسم سخت ہے۔ میں ایک کمرہ میں مہمان نوازی کا انتظام دیکھنے گیا۔ ان سے خیریت دریافت کی تو انہوں نے کسی ڈاکٹر کا پوچھا اور بتلایا کہ جوان بچی رات بھر سو نہیں سکی۔ ہم نے تو اس کی بیماری کی وجہ سے پہلے آنے کا ارادہ ملتوی کر دیا تھا۔ پھر اسے ذرا افاقہ ہوا تو ہم آگئے۔ لیکن رات بہت تکلیف ہوگئی اور بچی سو بھی نہیں سکی۔ یہ تو ایک واقعہ ہے۔ وہ مہمان جو کمبول میں چھوٹے بچوں کے ساتھ زمین پر اس موسم میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان پر شام سے لے کر صبح تک کیا گزرتی ہوگی۔ اور ان آنے والوں میں وہ بھی ہوتے ہیں جن کو گھروں میں ہر قسم کے آرام میسر ہوتے ہیں۔ پھر یہ سب آرام تیاگ کر اس کلر اٹھی زمین میں کیوں جمع ہو جاتے ہیں۔ فرض، محبت، عقیدت کی تاروں میں بندھے یہ دیوانے یہاں جمع ہو جاتے ہیں۔ دنیا کی آنکھ

سے یہ دیکھ رہی ہے۔ اس پہلے الٰہی اجتماع پر ۷۵ جاں نثار اکٹھے ہوئے تھے۔ ۱۹۳۸ء میں خلافت جوبلی سے ایک سال قبل یہ تعداد ۲۵ ہزار تک پہنچ چکی تھی اور آج جب ۸۹ سال گزر رہے ہیں۔ یہ تعداد ایک لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے۔

پروانوں، دیوانوں کی یہ تعداد بڑھتی ہی جاتی ہے اور انشاء اللہ بڑھتی ہی جائے گی۔ اس عرصہ میں کتنے مصائب آئے، کتنے فتنے اٹھے، کتنی آندھیاں اور جھکڑ چلے۔ لیکن یہ شمع روشن ہی رہی اور یہ الٰہی اجتماع اور اس میں شریک ہونے والا ہر شخص احمدیت کی صداقت کی ایک دلیل اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اعجاز ہے۔ کتنی روکیں اٹھا کر، کتنی مجبوریاں ہٹا کر یہ پروانے پہنچتے ہیں۔ مال کی تنگی، سفر کی صعوبت اور موسم کی سردی انہیں کب روک سکتی ہے؟ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی زبان مبارک سے ہم نے اپنے کانوں سے یہ روایت سنی ہے کہ قادیان میں ایک انگریز آیا۔ آپ ہی اس کے درمیان اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درمیان ترجمان تھے۔ چبوترے پر کرسیاں بچھائی گئیں۔ اس انگریز نے جیب سے نوٹ بک نکالی اور کہا میں نے یہ نوٹ کیا تھا کہ میں نے اس شخص کو ملنا ہے جس نے نبوت کا دعوےٰ کیا ہے۔ تو آپ کی صداقت کی کیا دلیل ہے؟ حضور نے نہایت سادگی سے فرمایا مفتی صاحب انہیں کہہ دیں آپ کا یہاں آنا میری صداقت کی دلیل ہے۔ اس نے مفتی صاحب سے کہا میرا یہاں آنا آپ کی صداقت کی دلیل کیسے ہوا۔ حضور نے فرمایا مفتی صاحب انہیں کہیں آج سے کئی سال قبل خدا نے مجھے فرمایا تھا جو شائع ہو چکا ہے کہ یاتون من کل فج عمیق کہ لوگ تیرے پاس دور دراز سے آئینگے۔ تو یہ میری صداقت کی دلیل ہوا یا نہیں؟ قادیان میں بچپن میں خوبصورت دروازوں پر ہم یہ الہام لکھا دیکھتے تھے اور ہم نے اپنے کانوں سے ایک جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو ترنم سے یہ شعر پڑھتے سنا ہے

زمینِ قادیاں اب محترم ہے
ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے

اور اس بار تو مرکز والے اپنے مہمانوں کے لئے دیدہ و دل فرش راہ کئے ہوئے تھے۔ پیارے امام کی تحریک پر ہر آنے والا مسرت سے جھومتا آتا تھا اور مہمان نوازوں نے ہر گلی میں ہر موڑ پر ان کے لئے اھلاً و سھلاً و مرحباً لکھا ہوا تھا۔ انہوں نے شگفتہ چہروں سے اپنے مہمانوں کا استقبال کیا۔ جلسہ کا ہر دن ان کے لئے عید کا دن تھا اور رات شب برات تھی کہ اس دفعہ چودہ ممالک سے وفود آئے۔ ان میں کالے بھی تھے اور گورے بھی۔ زبان پر یہ دو شعر جلسہ میں آتے رہے ؎

لفاظات الموائد کان اکلی
وصرت الیوم مطعام الاھالی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ ایک دن تھا کہ جب دسترخوانوں کے نیچے کچھ ٹکڑے میری خوراک تھی اور آج ہزاروں خاندان میرے لنگر سے مستفید ہوتے ہیں۔ اے مسیح تیرا لنگر ابد الآباد تک آباد

سے یہ دیکھ رہی ہے۔ اس پہلے الٰہی اجتماع پر ۷۵ جاں نثار اکٹھے ہوئے تھے۔ ۱۹۳۸ء میں خلافت جوبلی سے ایک سال قبل یہ تعداد ۲۵ ہزار تک پہنچ چکی تھی اور آج جب ۲۲ سال گزر رہے ہیں، یہ تعداد ایک لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے۔

پروانوں، دیوانوں کی یہ تعداد بڑھتی ہی جاتی ہے اور انشاء اللہ بڑھتی ہی جائے گی۔ اس عرصہ میں کتنے مصائب آئے، کتنے فتنے اٹھے۔ کتنی آندھیاں اور جھکڑ چلے۔ لیکن یہ شمع روشن ہی رہی اور یہ الٰہی اجتماع اور اس میں شریک ہونے والا ہر شخص احمدیت کی صداقت کی ایک دلیل اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اعجاز ہے۔ کتنی روکیں اٹھا کر، کتنی مجبوریاں ہٹا کر یہ پروانے پہنچتے ہیں۔ مال کی تنگی، سفر کی صعوبت اور موسم کی سردی انہیں کب روک سکتی ہے؟ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی زبان مبارک سے ہم نے اپنے کانوں سے یہ روایت سنی ہے کہ قادیان میں ایک انگریز آیا۔ آپ ہی اس کے درمیان اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درمیان ترجمان تھے۔ چبوترے پر کرسیاں بچھائی گئیں۔ اس انگریز نے جیب سے نوٹ بک نکالی اور کہا میں نے یہ نوٹ کیا تھا کہ میں نے اس شخص کو ملنا ہے جس نے نبوت کا دعوےٰ کیا ہے۔ تو آپ کی صداقت کی کیا دلیل ہے؟ حضور نے نہایت سادگی سے فرمایا مفتی صاحب انہیں کہہ دیں آپ کا یہاں آنا میری صداقت کی دلیل ہے۔ اس نے مفتی صاحب سے کہا میرا یہاں آنا آپ کی صداقت کی دلیل کیسے ہوا۔ حضور نے فرمایا مفتی صاحب انہیں کہیں آج سے کئی سال قبل خدا نے مجھے فرمایا تھا جو شائع ہو چکا ہے کہ یاتون من کل فج عمیق کہ لوگ تیرے پاس دور دراز سے آئینگے۔ تو یہ میری صداقت کی دلیل ہوا یا نہیں؟ قادیان میں بچپن میں خوبصورت دروازوں پر ہم یہ الہام لکھا دیکھتے تھے اور ہم نے اپنے کانوں سے ایک جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو ترنم سے یہ شعر پڑھتے سنا ؎

زمینِ قادیاں اب محترم ہے
ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے

اور اس بار تو مرکز والے اپنے مہمانوں کے لئے دیدہ و دل فرش راہ کئے ہوئے تھے۔ پیارے امام کی تحریک پر ہر آنے والا مسرت سے جھومتا آتا تھا اور مہمان نوازوں نے ہر گلی میں ہر موڑ پر ان کے لئے اھلاً وسھلاً و مرحباً لکھا ہوا تھا۔ انہوں نے شگفتہ چہروں سے اپنے مہمانوں کا استقبال کیا۔ جلسہ کا ہر دن ان کے لئے عید کا دن تھا اور رات شب برات تھی کہ اس دفعہ چودہ ممالک سے وفود آئے۔ ان میں کالے بھی تھے اور گورے بھی۔ زبان پر یہ دو شعر جلسہ میں آتے رہے ؎

لفاظات الموائد کان اکلی
وصرت الیوم مطعام الاھالی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ ایک دن تھا کہ جب دسترخوانوں کے نیچے گرے ہوئے ٹکڑے میری خوراک تھی اور آج ہزاروں خاندان میرے لنگر سے مستفید ہوتے ہیں۔ اے مسیح تیرا لنگر ابدالآباد تک آباد

ہے اور درویشیں اس آسمانی نان سے سیر ہوتے رہیں۔

اور دوسرا مصرعہ ان معزز بیرونجات سے آنے والوں کو دیکھ کر زبان پر آجاتا

بلال از حبش صہیب از روم

حبش سے بلال آیا اور صہیب روم سے آئے۔ آج پھر بلال اور صہیب کی برادری آئی تھی۔ مرکز نے امسال ہر مرکزی عمارت پر اور بعض افراد نے اپنے مکانوں پر چراغاں کیا ہوا تھا۔ مرکز کا ہر باد ہیر مسرور تھا کہ اس جلسہ میں امام جماعت ایک نوید سنانے والے تھے اور اسی غرض سے ربوہ کو دلہن کی مانند سجایا ہوا تھا

۲۶ دسمبر کو صبح ۹½ بجے کے قریب دلہا کا قافلہ اس جلسہ گاہ میں آیا۔ نورانی چہرہ۔ سر پر برف کی مانند سفید پگڑی۔ جونہی عشاق کی نظر اس روئے مبارک پر پڑی۔ تمام حاضرین استادہ ہو گئے اور نعروں سے پنڈال دیر تک گونجتا رہا۔ میں الفاظ میں ان جذبات کو سمو نہیں سکتا۔ جن کا اظہار حضور کی آمد پر عشاق کی جانب سے ہوتا ہے۔ حضور کا ایک ایک لفظ نئی زندگی کا پیغام بنتا ہے۔ عشاق میں سے کئی نوجوان فرط جوش سے کھڑے ہو کر نعروں سے آقا کے سامنے اپنے جذبات کا اظہار کرتے، کبھی چھوٹے بچے اپنی محبت کا اظہار اسلام زندہ باد اور خلافت احمدیہ زندہ باد کے نعروں سے کرتے۔ اور نعروں کا یہ تموّج یوں ہوتا جیسے سمندر میں لہریں اٹھ رہی ہوں۔

یہ دن کتنے روح پرور اور نظارے کتنے ایمان افروز ہوتے ہیں۔ یہاں لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں حاصل کرتے ہیں جو آپ نے اس جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے کیں۔ یہاں لوگ مسجد مبارک میں تہجد کے وقت دعاؤں کے تیر چلانے کے لئے آتے ہیں۔ یہاں لوگ اپنے دامان کو متاع ایمان سے لبریز کرنے کے لئے آتے ہیں۔ یہاں لوگ بہشتی مقبرہ میں اپنے آقا کے مزار پر حاضر ہو کر خدا سے تضرع کرنے آتے ہیں۔ یہاں لوگ خلیفۂ وقت کی ایک جھلک دیکھنے آتے ہیں اور سال بھر اسی لذتِ کام و دہن سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور چٹخارے لیتے رہتے ہیں۔

اس سال کا جلسہ یقیناً ایک تاریخی جلسہ تھا۔ ہمارے آقا نے جماعت کو یہ مژدہ سنایا کہ ۱۸۸۹ء کو جماعت کا آغاز ہوا تھا ٹھیک ۱۹۸۹ء کو جماعت صد سالہ جشن منائے گی۔ لیکن یہ جشن اپنا محاسبہ ہو گا۔ آئندہ کے عزائم کا اظہار ہو گا۔ یہ سولہ سال جو باقی ہیں ان میں ہم نے کتنی زبانوں میں قرآن کا ترجمہ کرنا ہے۔ کتنے کفر کدوں میں خدا کا گھر آباد کرنا ہے کتنے تثلیث کے مراکز میں توحید کی آواز بلند کرنی ہے ہم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور خدا کی آواز کو کس طرح ہوا کے دوش پر بلند کر کے دنیا میں پہنچانا ہے۔ ہماری مساعی ہر سال بڑھتی جائیں گی اور ہر سال ہی ہمارے لئے جشن کا سال ہو گا۔ لیکن کتنا مبارک ہو گا وہ سال جب ہم اس فاتح الدین امام کے ساتھ جماعت کے صد سالہ جشن میں اکٹھے ہوں گے۔

ہم نے ۱۹۳۹ء میں خلافت جوبلی کا سال اور وہ مبارک تقریب اپنی آنکھوں سے دیکھی۔ ہم نے حضور کو لوائے احمدیت لہراتے دیکھا اور اس جھنڈے کو سربلند رکھنے کا عزم دہرایا۔ اب ہمارے امام نے اسلام کی سربلندی کی اس سکیم کیلئے ۲½ کروڑ

روپیہ کی تحریک کی جس میں صرف ایک ملک کی جماعت نے ایک کروڑ روپیہ کا وعدہ پیش کر دیا۔ اور تاریخ احمدیت گواہ ہے کہ امام جماعت احمدیہ کی کوئی تحریک زمین پر نہیں گری۔ عشاق نے اسے قلوب میں جگہ دی۔ وہ تو ان ہونٹوں کی جنبش کی طرف دیکھتے ہیں اور انشاء اللہ عشاق اپنے آقا کی توقعات کو پورا کریں گے۔ ناصر الدین کا خدا اسے ہر میدان میں کامیاب کرے گا۔

لاکھوں کی پیشکش ایسے لوگ کر رہے ہیں جن کی مالی حالت کوئی خاص قابل رشک نہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ نے انہیں اخلاص سے حصہ وافر عطا فرمایا ہے۔ ایک نوجوان نے اپنے دوست سے ذکر کیا۔ میں نے ایک لاکھ روپیہ اس سکیم کے لئے پیش کرنا ہے۔ اس کا دوست اس کی مالی حیثیت کو جانتا تھا اس نے کہا تم ایک لاکھ کیسے دو گے۔ اس نے سکیم بتا دی کہ اس طرح سولہ سال میں ایک لاکھ روپیہ پیش کروں گا۔ میں نے اسی موقعہ پر ایک غریب شخص کو یہ کہتے سنا کہ ایک مقدمہ میں چار پانچ ہزار روپیہ ملنے کی توقع ہے۔ میں نے یہیں جلسہ گاہ میں بیٹھے بیٹھے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ اس کا نصف اس سکیم کے لئے حضور کی خدمت میں پیش کردوں گا۔ اگر اس مقدمہ میں کامیاب نہ ہوا تو ایک ہزار روپیہ کم از کم اس سکیم کے لئے پیش کروں گا۔ یہ تو ایک غریب شخص نے جذبات کا اظہار کیا۔ احمدیت کے فدائی انشاء اللہ حضور کے ہر ارشاد پر تن من دھن قربان کرنے کے لئے تیار ہیں اور مبارک ہوں گے وہ لوگ جو اس صد سالہ جشن کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں گے۔ کتنے مبارک ہوں گے یہ آنیوالے دن۔ کتنے سہانے ہوں گے وہ لمحات کتنی پُرکیف ہوں گی وہ گھڑیاں جب جبین دہر پر انشاں چھٹکے گی ؎

جئیں گے جو وہ دیکھیں گے بہاراں زلف جاناں کی

یاتیک من کل فج عمیق

اس سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا کہ ایک زمانہ تھا جب حضور نے کنوئیں کے لئے تحریک فرمائی تو بعض مخلصین کے ذمہ دو آنہ کی رقم لگائی۔ لیکن اس قادر خدا نے اس وقت اپنے مسیح کو فرمایا تھا کہ صرف لوگ ہی دور دراز سے تیرے پاس نہیں آئیں گے۔ مال بھی دور دراز سے آئے گا۔ خدا کی بات پوری ہو کر رہتی ہے۔ وہ بیج جو خدا نے اپنے ہاتھ سے بویا تھا عشاق نے اپنے خون سے اس کی آبیاری فرمائی۔ جماعت کے ابتدائی ایام میں ایسے مخلص اللہ تعالےٰ نے جماعت کو عطا فرمائے۔ جو اپنی آمد کا بیشتر حصہ مسیح پاک کے قدموں میں نچھاور کرتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی چوہدری رستم علی خان صاحب انسپکٹر ریلوے ۱۵۰ روپے ماہوار تنخواہ پاتے تھے بیس روپے اپنے اور اہل وعیال کے گزارہ کے لئے رکھ کر باقی سب رقم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش کر دیتے (سیرت ظفر صـ۱۱۸) حضور کے جان نثاروں نے بیویوں کے زیور بیچ کر سلسلہ کی خدمت کے لئے حضور کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ اُدھر سلسلہ کی ضروریات بڑھتی رہیں اِدھر مخلصین اپنے اموال وجان راہ حق میں پیش کرتے رہے اور ۱۹۳۹ء میں

جب سلسلہ کے قیام پر نصف صدی گزر گئی تو جماعت نے سلور جوبلی منائی اور تین لاکھ روپے کی رقم اپنے پیارے امام کی خدمت میں پیش کی۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے یہ ایمان پرور نظارہ دیکھا۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے یہ رقم پیش فرمائی تھی اور اس وقت حضور کی اجازت سے بغیر کسی پروگرام کے حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ایک مختصر برجستہ تقریر فرمائی تھی جس میں مسیح پاک کی اس دعا کی قبولیت کا ذکر فرمایا تھا جو مصلح موعود سیدنا محمود کے متعلق حضور نے فرمائی تھی ؎

دے اس کو عمر و دولت کر دُور ہر اندھیرا

یہ رقم حضور کی خلافت کے عین ۲۵ سال پورے ہونے پر پیش کی گئی تھی۔ اور اب جب جماعت گولڈن جوبلی یعنی جشن صد سالہ منانے کا ارادہ کر رہی ہے۔ پچاس سال بعد حضور کی خدمت میں اس رقم سے قریباً سو گنا رقم حضور کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرے گی۔ اور ہمیں امید ہے کہ اس سے بہت زیادہ رقم انشاء اللہ پیش کی جائے گی۔ اس سکیم پر سب سے پہلے لبیک کہنے والی جماعت ایک دور دراز کی جماعت یعنی انگلستان کے مخلصین ہیں گویا ایک بار پھر یہ الہام پورا ہوا۔

یاتیک من کل فجٍ عمیق

کہ مال بھی دور دراز سے آئے گا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا:۔

"خدا تعالےٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس سلسلہ کو ترقی دے گا اس لئے امید کی جاتی ہے کہ اشاعتِ اسلام کے لئے ایسے مال بھی بہت اکٹھے ہوجائیں گے ..... یہ مت خیال کرو کہ یہ صرف دور از قیاس باتیں ہیں بلکہ یہ اس قادر کا ارادہ ہے جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔" (الوصیت)

یہ تھوڑے دن ہیں

ایام عُسر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حافظ معین الدین صاحب کو اکثر فرمایا:۔

"حافظ! یہ تھوڑے دن ہیں خدا تعالےٰ نے میرے ساتھ بڑے بڑے وعدے کئے ہیں اور اس کی طرف سے بڑی بڑی برکتیں آئیں گی۔"

(اصحاب احمد جلد ۳ صفحہ ۲۸۹)

عہدیداران مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ

برائے سال ۱۳۵۳ہش / ۱۹۷۴ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے مندرجہ ذیل اصحاب کو سال ۱۳۵۳ہش / ۱۹۷۴ء کے لئے مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ کے ارکان نامزد فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور ان سب اصحاب کو بیش از پیش خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اراکین خصوصی
۱۔ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
۲۔ " مولانا عبد المالک خان صاحب

اراکین عمومی

نائب صدر	-	محترم مولانا ابو العطاء صاحب
" صف دوم	-	" چوہدری شبیر احمد صاحب
" قائد عمومی	-	" مولانا نسیم سیفی صاحب
" قائد تربیت	-	" شیخ مبارک احمد صاحب
" قائد اصلاح و ارشاد	-	" مولانا ابو العطاء صاحب
" قائد تعلیم	-	" پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب
" قائد ذہانت و صحت جسمانی	-	" صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب
" قائد مال	-	" ملک محمد عبد اللہ صاحب
" قائد ایثار	-	" ملک محمد رفیق صاحب
" قائد تجنید	-	" مسعود احمد خان صاحب
" قائد وقف جدید و تحریک جدید	-	" پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب
" قائد اشاعت و ایڈیٹر ماہنامہ انصار اللہ	-	" مولانا غلام باری صاحب سیف
" قائد مجالس بیرون و قلمی دوستی	-	" مولوی عبد القادر صاحب ضیغم
" آڈیٹر	-	" صوفی غلام محمد صاحب

(سیکرٹری مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

عہدہ داران مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ

برائے سال ۱۳۵۳ہش / ۱۹۷۴ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے مندرجہ ذیل اصحاب کو سال ۱۳۵۳ہش / ۱۹۷۴ء کے لئے مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ کے ارکان نامزد فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور ان سب اصحاب کو بیش از پیش خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اراکین خصوصی
۱۔ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
۲۔ " مولانا عبد المالک خان صاحب

اراکین عمومی

نائب صدر	-	محترم مولانا ابو العطاء صاحب
" صف دوم	-	" چوہدری شبیر احمد صاحب
" " قائد عمومی	-	" مولانا نسیم سیفی صاحب
" " قائد تربیت	-	" شیخ مبارک احمد صاحب
" " قائد اصلاح و ارشاد	-	" مولانا ابو العطاء صاحب
" " قائد تعلیم	-	" پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب
" " قائد ذہانت و صحت جسمانی	-	" صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب
" " قائد مال	-	" ملک محمد عبد اللہ صاحب
" " قائد ایثار	-	" ملک محمد رفیق صاحب
" " قائد تجنید	-	" مسعود احمد خان صاحب
" " قائد وقف جدید و تحریک جدید	-	" پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب
" " قائد اشاعت و ایڈیٹر ماہنامہ انصار اللہ		" مولانا غلام باری صاحب سیف
" " قائد مجالس بیرون و قلم دوستی	-	" مولوی عبد القادر صاحب ضیغم
" " آڈیٹر		" صوفی غلام محمد صاحب

(سیکرٹری مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ارشاداتِ رسول ﷺ

قرآن سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ

حاملِ قرآن کی فضیلت

(۱) عن عثمان بن عفان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ (ترمذی ابواب فضائل القرآن) حضرت عثمان بن عفان سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور سکھایا

(۲) تعلموا القرآن واقرءوہ فان مثل القرآن من تعلمہ فقراہ وقام بہ کمثل جراب محشو مسکاً یفوح ریحہ فی کل مکان (ترمذی ابواب فضائل القرآن) قرآن سیکھو اور اسے پڑھو کیونکہ جو قرآن سیکھتا ہے اور اسے پڑھتا ہے، اس کی مثال کستوری کی تھیلی ہے کہ جس کی خوشبو ہر طرف پھیلتی ہے۔

(۳) عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یجیٔ صاحب القرآن یوم القیامۃ فیقول یا رب حلّہ فیلبس تاج الکرامۃ ثم یقول یارب زدہ فیلبس حلۃ الکرامۃ ثم یقول یارب ارض عنہ فیرضی عنہ فیقال لہ اقرأ وارقأ ویزاد بکل اٰیۃ حسنۃ (ترمذی ابواب فضائل القرآن) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کا حامل قیامت کے روز خدا کے حضور پیش ہوگا تو فرشتہ کہے گا اے پروردگار اسے خلعت عطا فرما چنانچہ اسے کرامت کا تاج پہنایا جائے گا۔ پھر فرشتہ کہے گا اے پروردگار مزید عطا فرمایئے۔ تب اسے کرامت کا حلّہ (جوڑا) پہنایا جائیگا پھر فرشتہ کہے گا اے پروردگار اس سے راضی ہو جایئے تو خدا اس سے راضی ہو جائے گا۔ پھر اس شخص کو کہا جائے گا کہ قرآن پڑھ اور ترقیات کی منازل طے کر اور ہر آیت جو وہ پڑھے گا اس کے بدلہ میں اس کی نیکیوں میں اضافہ ہوگا۔

قرآن خدائے لم یزل کی آخری شریعت ہے یہ خدا نے اپنے بندوں کے لئے مکمل ضابطۂ حیات نازل کیا۔ تاریخ گواہ ہے جس نے قرآن پڑھا اس پر عمل کیا وہ سعادت دارین پا گیا۔ قرآن کو سینہ سے چمٹانے والے صحابہ دنیا کے معلّم بن گئے۔ سیدنا مسیح پاک علیہ السلام فرماتے ہیں

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دس نعمتیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:-

"کیا صرف منہ کی پھونکوں سے یہ سلسلہ برباد ہو سکتا ہے؟ کبھی برباد نہیں ہوگا۔ وہی برباد ہونگے جو خدا کے انتظام کو برباد کرنا چاہتے ہیں (۱) خدا نے مجھے قرآنی معارف بخشے ہیں (۲) خدا نے مجھے قرآن کی زبان میں اعجاز عطا فرمایا ہے (۳) خدا نے میری دعاؤں میں سب سے بڑھ کر قبولیت رکھی ہے (۴) خدا نے مجھے آسمان سے نشان دیئے ہیں (۵) خدا نے مجھے زمین سے نشان دیئے ہیں (۶) خدا نے مجھے وعدہ دے رکھا ہے کہ تجھ سے ہر ایک مقابلہ کرنے والا مغلوب ہوگا۔ (۷) خدا نے مجھے بشارت دی ہے کہ تیرے پیرو ہمیشہ اپنے دلائلِ صدق میں غالب رہیں گے اور دنیا میں اکثر وہ اور ان کی نسل بڑی بڑی عزتیں پائینگے تا ان پر ثابت ہو کہ جو خدا کی طرف سے آتا ہے وہ کچھ نقصان نہیں اٹھاتا (۸) خدا نے مجھے وعدہ دے رکھا ہے کہ قیامت تک اور حین تک کہ دنیا کا سلسلہ منقطع نہ ہو جائے میں تیری برکات ظاہر کرتا رہونگا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے (۹) خدا نے آج سے بیس برس پہلے مجھے بشارت دی ہے کہ تیرا انکار کیا جائیگا اور لوگ تجھے قبول نہیں کرینگے پر میں تجھے قبول کرونگا اور بڑے زور آور حملوں سے تیری سچائی ظاہر کر دونگا (۱۰) اور خدا نے مجھے وعدہ دیا ہے کہ تیری برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کے لئے تجھ سے ہی اور تیری ہی نسل میں سے ایک شخص کھڑا کیا جائیگا جس میں مَیں روح القدس کی برکات پھونکونگا وہ پاک باطن اور خدا سے نہایت پاک تعلق رکھنے والا ہوگا اور مظہر الحق والعلاء ہوگا گویا خدا آسمان سے نازل ہوا" تلک عشرۃ کاملۃ

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۸۱-۱۸۲)

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دس نعمتیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"کیا صرف منہ کی پھونکوں سے یہ سلسلہ برباد ہو سکتا ہے؟ کبھی برباد نہیں ہوگا۔ وہی برباد ہونگے جو خدا کے انتظام کو برباد کرنا چاہتے ہیں (۱) **خدا نے مجھے قرآنی معارف بخشے ہیں (۲) خدا نے مجھے قرآن کی زبان میں اعجاز عطا فرمایا ہے** (۳) خدا نے میری دعاؤں میں سب سے بڑھ کر قبولیت رکھی ہے (۴) خدا نے مجھے آسمان سے نشان دیئے ہیں (۵) خدا نے مجھے زمین سے نشان دیئے ہیں (۶) خدا نے مجھے وعدہ دے رکھا ہے کہ تجھ سے ہر ایک مقابلہ کرنے والا مغلوب ہوگا۔ (۷) خدا نے مجھے بشارت دی ہے کہ تیرے پیرو ہمیشہ اپنے دلائل صدق میں غالب رہیں گے اور دنیا میں اکثر وہ اور ان کی نسل بڑی بڑی عزتیں پائینگی تا ان پر ثابت ہو کہ جو خدا کی طرف سے آتا ہے وہ کچھ نقصان نہیں اٹھاتا (۸) خدا نے مجھے وعدہ دے رکھا ہے کہ قیامت تک اور حین تک کہ دنیا کا سلسلہ منقطع نہ ہو جائے میں تیری برکات ظاہر کرتا رہونگا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے (۹) خدا نے آج سے بیس برس پہلے مجھے بشارت دی ہے کہ تیرا انکار کیا جائیگا اور لوگ تجھے قبول نہیں کرینگے پر میں تجھے قبول کرونگا اور بڑے زور آور حملوں سے تیری سچائی ظاہر کر دونگا (۱۰) اور خدا نے مجھے وعدہ دیا ہے کہ تیری برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کے لئے تجھ سے ہی اور تیری ہی نسل میں سے ایک شخص کھڑا کیا جائیگا جس میں میں روح القدس کی برکات پھونکونگا وہ پاک باطن اور خدا سے نہایت پاک تعلق رکھنے والا ہوگا اور مظہر الحق والعلا ہوگا گویا خدا آسمان سے نازل ہوا" تلک عشرۃ کاملۃ

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۸۱-۱۸۲)

وصف قرآن کریم

منظوم عربی کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

فَیَا عَجَبًا مِّنْ حُسْنِهٖ وَجَمَالِهٖ

(اس کا حسن و جمال عجیب تر ہے۔)

كِتَابٌ كَرِيْمٌ حَازَ كُلَّ فَضِيْلَةٍ
وہ مکرم کتاب تمام فضیلتوں کی جامع ہے۔

وَيَسْقِيْ كُؤُوْسَ مَعَارِفٍ وَّيُوَفِّرُ
معارف کا جام پلاتی ہے اور بس نہیں کرتی

وَفِيْهِ رَأَيْنَا بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدٰى
اس میں ہم نے ہدایت کے کھلے نشان دیکھے ہیں۔

وَفِيْهِ وَجَدْنَا مَا يَقِيْ وَيُبَصِّرُ
اور ہم نے اس میں وہ باتیں پائیں جو بچاتی ہیں اور بصیرت بخشتی ہیں

كَعَيْنٍ كَحِيْلٍ زُيِّنَتْ صَفَحَاتُهٗ
اسکے صفحات سرمگیں آنکھ کی طرح خوبصورت ہیں۔

بِنَاظِرَةٍ مِّنْ عَيْنِ خُلْدٍ يَنْظُرُ
اور اس کی آنکھ میں بہشتی حوروں کی آنکھوں والی کشش ہے

طَرِيٌّ طَلَاوَتُهٗ وَلَمْ تَخْفَ نُقْطَةٌ
اسکی تازگی تروتازہ ہے اور اس کا ایک نقطہ بھی کم نہ ہوگا

لِمَا صَانَهُ اللّٰهُ الْقَدِيْرُ الْمُوَقَّرُ
اس لئے کہ خدائے عظیم نے اسکی حفاظت فرمائی ہے۔

فَيَا عَجَبًا مِّنْ حُسْنِهٖ وَجَمَالِهٖ
اس کا حسن و جمال عجیب تر ہے۔

اَرٰى اَنَّهٗ دُرٌّ مِّسْكٌ وَّعَنْبَرُ
میں تو اس کو مشک موتی اور عنبر ہی پاتا ہوں۔

وَاِنَّ سُرُوْرِيْ فِيْ اِدَارَةِ كَاسِهٖ
میری خوشی تو اسی کے جام کی گردش میں ہے۔

فَهَلْ فِي النَّدَامٰى حَاضِرٌ مَّنْ يُّكَرِّرُ
پس کوئی ساتھیوں میں سے ہے جو بار بار اسے لے

وَرَيَّاهُ قَدْ فَاقَ الْحَدَائِقَ كُلَّهَا
اس قرآن کی خوشبو تمام باغوں پر غلبہ پا چکی ہے

نَسِيْمُ الصَّبَا مِنْ شَانِهٖ تَتَحَيَّرُ
اور باد صبا اس کی شان سے حیران ہے

اِذَا مَا تَلَا مِنْ اٰيَةٍ طَالِبُ الْهُدٰى
يَرٰى نُوْرَهٗ يَجْرِيْ كَعَيْنٍ وَّيُمْطِرُ

جب کوئی ہدایت کا متلاشی اسکی کوئی آیت پڑھتا ہے تو اسے اس کا نور چشمہ کی طرح جاری اور بارش کی طرح برستا معلوم ہوتا ہے

در مدح مصطفیٰؐ

منظوم فارسی کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حُسنِ رویش بہ زماہ وآفتاب

(اس کے چہرہ کا حُسن شمس و قمر سے بڑھ کر ہے)

خواجہ و مرعاجزاں را بندہ
بادشاہ و بیکساں را چاکرے

وہ مالک ہے مگر ہم عاجزوں کا خادم ہے
وہ بادشاہ ہے مگر بیکسوں کا چاکر ہے۔

آں ترحمہا کہ خلق از وے بدید
کس نہ دیدہ در جہاں از مادرے

وہ شفقتیں جو مخلوق نے آپ سے دیکھیں
وہ کسی نے اپنی ماں میں بھی نہیں دیکھیں

از شرابِ شوقِ جاناں بیخودے
در رہش بر خاک بنہادہ سرے

وہ محبوب کے عشق کی شراب میں بے خود ہے
اسکی محبت میں اس نے اپنا سر خاک پر رکھا ہوا ہے

روشنی از وے بہر قومے رسید
نورِ اُو رخشید بر ہر کشورے

اس سے ہر قوم کو روشنی پہونچی۔
اس کا نور ہر ملک پر چمکا۔

آیتِ رحماں برائے ہر بصیر
حجّتِ حق بہر ہر دیدہ ورے

وہ ہر صاحب بصیرت کے لئے آیت اللہ
اور ہر اہلِ نظر کے لئے حجتِ حق ہے۔

ناتواناں را برحمت دستگیر
خستہ جاناں را بہ شفقت غمخورے

کمزوروں کا رحمت کے ساتھ ہاتھ پکڑنے والا۔
اور نا امیدوں کا شفقت کے ساتھ غمخوار ہے۔

حُسنِ رویش بہ زماہ وآفتاب
خاک کویش بہ زمشک وعنبرے

اسکے چہرے کا حُسن شمس و قمر سے زیادہ ہے
اور اسکے کوچہ کی خاک مشک و عنبر سے بہتر ہے

در مدح مصطفےٰ

منظوم فارسی کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حسنِ رویش بہ زماہ و آفتاب

(اس کے چہرہ کا حُسن شمس و قمر سے بڑھ کر ہے)

خواجہ و مر عاجزاں را بندہ
وہ مالک ہے مگر ہم عاجزوں کا خادم ہے
بادشاہ و بیکساں را چاکرے
وہ بادشاہ ہے مگر بیکسوں کا چاکر ہے۔

آں ترحمہا کہ خلق از وے بدید
وہ شفقتیں جو مخلوق نے آپ سے دیکھیں
کس نہ دیدہ در جہاں از مادرے
وہ کسی نے اپنی ماں میں بھی نہیں دیکھیں

از شرابِ شوقِ جاناں بیخودے
وہ محبوب کے عشق کی شراب میں بے خود ہے
در رہش بر خاک بنہادہ سرے
اسکی محبت میں اس نے اپنا سر خاک پر رکھا ہوا ہے

روشنی از وے بہر قومے رسید
اس سے ہر قوم کو روشنی پہونچی۔
نورِ او رخشید بر ہر کشورے
اس کا نور ہر ملک پر چمکا۔

آیتِ رحماں برائے ہر بصیر
وہ ہر صاحب بصیرت کے لئے آیت اللہ
حجّتِ حق بہر ہر دیدہ ورے
اور ہر اہلِ نظر کے لئے حجتِ حق ہے۔

ناتواناں را برحمت دستگیر
کمزوروں کا رحمت کے ساتھ ہاتھ پکڑنے والا۔
خستہ جاناں را بہ شفقت غمخورے
اور نا امیدوں کا شفقت کے ساتھ غمخوار ہے۔

حُسنِ رویش بہ زماہ و آفتاب
اسکے چہرے کا حُسن شمس و قمر سے زیادہ ہے
خاکِ کویش بہ زمشک و عنبرے
اور اسکے کوچہ کی خاک مشک و عنبر سے بہتر ہے

انصار کو دو دعاؤں کی تلقین

قرآن کریم ہماری زندگی کا نور ہے

قرآن کا کوئی شعشہ منسوخ نہیں ہو سکتا

جماعت احمدیہ پر تحریف قرآن کا الزام فتنہ و فساد پھیلانے کی کوشش ہے

انصار اللہ کے سالانہ اجتماع منعقدہ ۱۳۵۲ہش/۱۹۷۳ء کے آخری روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جو روح پرور خطاب فرمایا حضور کی اجازت سے اس کا مکمل متن رسالہ میں شائع کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں حضور کے ان ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:

قبل اس کے کہ میں اپنی آج کی تقریر شروع کروں دو باتوں کا ذکر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ مجھے ایک دوست نے بتایا ہے کہ گزشتہ جمعہ کے موقعہ پر نماز جمعہ کے بعد جب میں نے عصر کی نماز پڑھائی اور اس میں میں نے پانچ رکعتیں پڑھا دیں تو بعض لوگوں کو تشویش پیدا ہوئی کہ شاید مجھے دوران سر یا بلڈ پریشر کے گر جانے کی تکلیف ہو گئی تھی۔ ایسی بات کوئی نہیں تھی۔ نماز میں بعض دفعہ رکعتوں کی کمی بیشی یا بعض سہو امام سے ہو جاتے ہیں۔ یہ سہو تو حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ہو جایا کرتا تھا۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے یہ ہدایت فرمائی کہ اگر امام سے سہو ہو جائے تو سبحان اللہ کہا جائے۔ چونکہ یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ بہت کم سہو ہوتا ہے اس لئے مقتدیوں کو سبحان اللہ کہنے کی عادت نہیں رہی۔ اگر سبحان اللہ

کہہ دیا جاتا تو بعض دوستوں کو پریشانی نہ ہوتی۔ کیونکہ ان کو صحیح پتہ نہ لگ سکا لیکن چونکہ انسان سے کبھی نہ کبھی تو سہو ہو جاتا ہے اس لئے مجھے سبحان اللہ کہنے والے مقرر کرنے پڑیں گے۔

انصار اللہ کی صف دوم کے نائب صدر کا انتخاب

دوسرے انصار اللہ کی صف دوم کے لئے نائب صدر کے انتخاب کے سلسلہ میں جن تین ناموں کا مشورہ مجھ تک پہنچا ہے۔ بعض وجوہ کی بناء پر ان میں سے کسی کو بھی میں نائب صدر بنانا نہیں چاہتا۔ کیونکہ بعض دوسرے ضروری اور اہم کام ان کے سپرد ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ ان کی طرف پوری توجہ دیں تو یہی سلسلہ کے مفاد میں ہے کوئی اور آدمی اس وقت میرے ذہن میں نہیں جس کو نائب صدر بنایا جا سکے۔ اس لئے نائب صدر کے لئے کسی کی نامزدگی بعد میں عمل میں آئے گی۔

مجلس خدام الاحمدیہ کے صدر کا انتخاب دو سال کے بعد اور مجلس انصار اللہ کے صدر کا انتخاب تین سال کے بعد ہوتا ہے۔ خدام الاحمدیہ کے صدر کا انتخاب امسال ہو گیا اور انصار اللہ کے صدر کا انتخاب آئندہ سال ہو گا۔ اس لئے سردست ایک سال کے لئے میں بعد میں کسی کو اس کام کے لئے نائب صدر بنا دوں گا۔ آئندہ سال انتخاب کے ذریعہ ہر دو کے متعلق آپ اپنا انتخابی مشورہ دیں گے اور پھر خلیفۂ وقت حسب حالات اور دعاؤں کے ساتھ اس کے متعلق فیصلہ کرے گا۔ بہر حال ایک سال کے لئے نائب صدر کا تقرر مشورہ کے بعد میں کر دوں گا۔ اس کا کام بنیادی اعداد و شمار کا اکٹھا کرنا ہو گا جن کے مطابق تین سال کے لئے مقرر ہونے والا نائب صدر منصوبہ بنا لے گا۔ تاہم ایک نائب صدر عمومی جو پہلے سے موجود ہے اس کا عہدہ قائم رہے گا۔ اس وقت قاعدہ یہ ہے کہ صدر منتخب ہوتے ہیں اور نائب صدر مقرر کئے جاتے ہیں۔ یہ طریق تو اسی طرح چلتا رہے گا۔ مگر آئندہ سال انتخاب کے ذریعہ جو سفارش کی جائے گی۔ اس میں سے (یا بعض دفعہ باہر سے بھی) کسی دوست کے نائب صدر کے تقرر کا فیصلہ کیا جائے گا۔

بہر حال سفارش کے ذریعہ انتخاب کا جو طریق ہے وہ جاری رہے گا۔ صدر اور نائب صدر کے لئے حسب قواعد مجلس شوریٰ انصار اللہ تین نام پیش کرے گی اور پھر ان کی منظوری کے بعد وہ آپ کا کام سنبھال لیں گے۔ اس وقت صف دوم کے جو ابتدائی کام ہیں مثلاً فہرستیں بنانے یا جو میں ہدایتیں دوں گا ان کی تعمیل کرنے کے لئے تقریباً ایک سال کے لئے میں کسی کو نائب صدر برائے صف دوم بنا دوں گا۔ میں نے تقریباً ایک سال اس لئے کہا ہے کہ پانچ سات دن تو اس کے مقرر کرنے میں لگ جائیں گے۔ بہر حال اس وقت میں یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ جن تین ناموں کی آپ نے سفارش کی تھی ان میں سے میں نے بوجوہ کسی کو مقرر نہیں کیا۔

کہہ دیا جاتا تو بعض دوستوں کو پریشانی نہ ہوتی۔ کیونکہ ان کو صحیح پتہ نہ لگ سکا۔ لیکن چونکہ انسان سے کبھی نہ کبھی تو سہو ہو جاتا ہے اس لئے مجھے سبحان اللہ کہنے والے مقرر کرنے پڑیں گے۔

انصار اللہ کی صفِ دوم کے نائب صدر کا انتخاب

دوسرے انصار اللہ کی صف دوم کے لئے نائب صدر کے انتخاب کے سلسلہ میں جن تین ناموں کا مشورہ مجھ تک پہنچا ہے۔ بعض وجوہ کی بناء پر ان میں سے کسی کو بھی میں نائب صدر بنانا نہیں چاہتا۔ کیونکہ بعض دوسرے ضروری اور اہم کام ان کے سپرد ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ ان کی طرف پوری توجہ دیں تو یہی سلسلہ کے مفاد میں ہے کوئی اور آدمی اس وقت میرے ذہن میں نہیں جس کو نائب صدر بنایا جا سکے۔ اس لئے نائب صدر کے لئے کسی کی نامزدگی بعد میں عمل میں آئے گی۔

مجلس خدام الاحمدیہ کے صدر کا انتخاب دو سال کے بعد اور مجلس انصار اللہ کے صدر کا انتخاب تین سال کے بعد ہوتا ہے۔ خدام الاحمدیہ کے صدر کا انتخاب امسال ہو گیا اور انصار اللہ کے صدر کا انتخاب آئندہ سال ہوگا۔ اس لئے سر دست ایک سال کے لئے میں بعد میں کسی کو اس کام کے لئے نائب صدر بنا دوں گا۔ آئندہ سال انتخاب کے ذریعہ ہر دو کے متعلق آپ اپنا انتخابی مشورہ دیں گے اور پھر خلیفہ وقت حسب حالات اور دعاؤں کے ساتھ اس کے متعلق فیصلہ کرے گا۔ بہرحال ایک سال کے لئے نائب صدر کا تقرر مشورہ کے بعد میں کر دوں گا۔ اس کا کام بنیادی اعداد و شمار کا اکٹھا کرنا ہوگا جن کے مطابق تین سال کے لئے مقرر ہونے والا نائب صدر منصوبہ بنا لے گا۔ تاہم ایک نائب صدر عمومی جو پہلے سے موجود ہے اس کا عہدہ قائم رہے گا۔ اس وقت قاعدہ یہ ہے کہ صدر منتخب ہوتے ہیں اور نائب صدر مقرر کئے جاتے ہیں۔ یہ طریق تو اسی طرح چلتا رہے گا۔ مگر آئندہ سال انتخاب کے ذریعہ جو سفارش کی جائے گی۔ اس میں سے (یا بعض دفعہ باہر سے بھی) کسی دوست کے نائب صدر کے تقرر کا فیصلہ کیا جائے گا۔

بہرحال سفارش کے ذریعہ انتخاب کا جو طریق ہے وہ جاری رہے گا۔ صدر اور نائب صدر کے لئے حسب قواعد مجلس شوریٰ انصار اللہ تین نام پیش کرے گی اور پھر ان کی منظوری کے بعد وہ آپ کا کام سنبھال لیں گے۔ اس وقت صفِ دوم کے جو ابتدائی کام ہیں مثلاً فہرستیں بنانے یا جو میں ہدایتیں دوں گا ان کی تعمیل کرنے کے لئے تقریباً ایک سال کے لئے میں کسی کو نائب صدر برائے صف دوم بنا دوں گا۔ میں نے تقریباً ایک سال اس لئے کہا ہے کہ پانچ سات دن تو اس کے مقرر کرنے میں لگ جائیں گے۔ بہرحال اس وقت میں یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ جن تین ناموں کی آپ نے سفارش کی تھی ان میں سے میں نے بوجوہ کسی کو مقرر نہیں کیا۔

دو بڑی اہم دعائیں

میری آج کی تقریر کا موضوع دو بڑی ہی اہم دعائیں ہیں جن کی طرف میں احباب جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا (الفرقان ۳۱)

یعنی رسول نے کہا اے میرے رب! میری قوم نے تو اس قرآن عظیم کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا ہے۔

یہ حقیقت ہمیں تسلیم کرنی پڑتی ہے کہ امت محمدیہ پر ایک وقت ایسا ضرور آنا ہے یا آچکا ہے جس میں بعض جگہوں پر یا بعض زمانوں میں ایسے لوگ پیدا ہونے والے ہیں جو اس قرآن کریم کو مہجور بنا دیں گے۔ اس قرآن عظیم کو پیٹھ پیچھے پھینک دیں گے اور اس کی طرف توجہ نہیں کریں گے۔

یہ آیہ کریمہ پڑھ کر طبیعت میں بڑا ہی دکھ اور پریشانی پیدا ہوتی ہے اور بڑا ہی استغفار کرنا پڑتا ہے اور بڑی ہی دعا کرنی پڑتی ہے اپنے متعلق بھی اور اپنوں کے متعلق بھی اور اسی دعا (یعنی دو دعاؤں میں سے پہلی دعا) کی طرف میں اس وقت احباب جماعت کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ دوست دعا کریں اور بڑی کثرت سے دعائیں کریں کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے زمانہ میں جماعت احمدیہ جو کہ غلبۂ اسلام کے لئے قائم کی گئی ہے جس کی روح قرآن عظیم ہے جس کی زندگی کا انحصار اس عظیم کتاب پر ہے جس کی جان جس کا دل اور جس کا وجود اس کے بغیر کچھ بھی نہیں۔ خدا نہ کرے کہ ہماری اس جماعت میں کوئی ایسا گروہ پیدا ہو یا کوئی ایسا فرد ہی پیدا ہو جو قرآن کریم کو مہجور بنانے والا ہو۔

قرآن کریم سے دوری کے نتیجہ میں اسلامی تاریخ نے جو بھیانک شکلیں ہمارے سامنے پیش کی ہیں ان کا ایک ورق آج ہمارے سامنے ہے۔

جماعت احمدیہ پر تحریف کا الزام

جماعت احمدیہ پر تحریف کا فتویٰ لگایا جا رہا ہے اور ملک میں فتنہ و فساد پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ کہہ کر کہ نعوذ باللہ جماعت احمدیہ نے قرآن کریم میں تحریف کی ہے۔ یہ الزام تین شکلوں میں عائد کیا گیا ہے۔

مقطعات کا ترجمہ

گوشتہ سال یہ فتنہ سب سے پہلے بلوچستان میں کھڑا کیا گیا اور جیسا کہ مجھے وثوق سے بتایا گیا ہے۔ وہاں کے

علماء نے جو اپنے آپ کو مذہبی قائد سمجھتے ہیں، یہ شور مچادیا کہ دیکھو کتنا ظلم ہوگیا۔ جماعت احمدیہ قرآن کریم کے مقطعات کا ترجمہ کرنے لگ گئی ہے (بعض سورتوں سے پہلے آنے والے حروف مثلاً الٓمٓ۔ الٓـرٰ وغیرہ کو حروف مقطعات کہتے ہیں) یہ تو بڑا ظلم ہوگیا۔ جماعت احمدیہ نے یہ بدعت شروع کرکے بڑا ظلم کیا۔ احمدی گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوئے اور کافر بن گئے۔ وجہ یہ کہ انہوں نے حروف مقطعات کا ترجمہ کردیا ہے۔

علاوہ اس کے کہ ہماری عقل یہ کہتی ہے کہ ان حروف کا ترجمہ کیا جائے۔ ہماری تاریخ بھی یہ کہتی ہے کہ ان کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر اس وقت تک یعنی مہدی معہود علیہ السلام کے زمانہ تک ان کا ترجمہ ہوتا چلا آیا ہے۔ صحابہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان حروف کا ترجمہ کیا۔ ان کے بعد میں آنے والوں نے ترجمہ کیا۔ غرض احادیث کی بعض کتب میں عموماً اور ہماری تفسیر کی کتب میں خصوصاً اور بڑی کثرت کے ساتھ مقطعات کے ترجمے موجود ہیں[1] ہمارے دوسرے لٹریچر میں بھی ان کے ترجمے پائے جاتے ہیں۔ مگر اب قرآن کریم سے گویا اتنا بُعد اور دُوری پیدا ہوگئی ہے کہ جو ماضی کی باتیں تھیں یا جو کتاب مکنون کے حصے کتاب مبین میں بدل چکے تھے۔ ان کا بھی علم نہیں رہا۔ صرف یہی نہیں اس سے بڑھ کر یہ حقیقت ہے کہ ان میں ایک آدمی بھی ایسا نہیں جو کھڑا ہوکر یہ کہے کہ تم کیا باتیں کر رہے ہو ان حروف کے ترجمے تو پہلے ہوچکے ہیں۔ اب یا تو یہ جہالت کی انتہاء ہے اور یا بزدلی کی انتہاء ہے۔ کوئی ایک شخص بھی کھڑا ہوکر یہ نہیں کہتا کہ تم نے کیا شور مچا رکھا ہے۔ مقطعات کے ترجمے تو ہمیشہ سے ہوتے چلے آرہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر اس وقت تک ان کا ترجمہ اور تفسیر بیان ہوتی چلی آئی ہے۔ ان کے معانی و مطالب بیان کرنے کی کوشش کی جاتی رہی ہے۔ بایں ہمہ ہم پر یہ اعتراض کردیا کہ ہم نے حروف مقطعات کا ترجمہ کیوں کیا ہے۔

جب میں نے یہ باتیں سنیں تو مجھے دراصل اس وجہ سے زیادہ دُکھ ہوا کہ دیکھو اس قوم نے قرآن کریم جیسی عظیم کتاب کو مہجور بنادیا ہے۔ اس میں ان کی اتنی دلچسپی بھی نہیں رہی کہ قرآن کریم کی جو تفسیر پہلے بیان ہوچکی ہے اس کا تو علم حاصل کریں۔ اگر آج کی قرآنی تفسیر کو ان کے دل اپنے گناہوں کے نتیجہ میں قبول کرنے کے لئے تیار نہیں تو کم از کم تفسیر کی ان کتب کا تو ان کو علم ہونا چاہیئے۔ جن کے متعلق بیان کیے جا چکے ہیں کہ فلاں فلاں تفسیری کتب بڑے پایہ کی کتب ہیں۔

اس اعتراض کی دوسری شکل یہ سامنے آئی کہ جماعت احمدیہ نے نعوذ باللہ قرآن کریم بدل دیا ہے۔ اس پر لوگوں نے بڑا شور مچایا اور ایک ہنگامہ کھڑا کردیا اور ایک فتنہ بپا کردیا۔ حتیٰ کہ یہ بات ہماری اسمبلی میں نمائندگان تک جا پہنچی کہ دیکھو قرآن میں تحریف ہوگئی۔ بڑا ظلم ہوگیا۔ احمدی لوگ کافر اور اسلام کے دشمن ہیں۔ اس لئے کہ یہ قرآن کریم میں تحریف کرتے ہیں مگر جب کہا گیا کہ وہ قرآن ہے کہاں؟ جس میں تحریف کی گئی ہے تو سب خاموش ہوگئے۔ کیونکہ نہ کوئی ایسا قرآن ہے اور نہ پیش

---

[1] تفسیر کبیر رازی جز ثانی صٓ تفسیر ابن کثیر اردو پارہ ۲۵ تفسیر روح البیان جز اول صٓ

کیا جا سکتا ہے۔

"امتِ مسلمہ" میں وہ لوگ بھی پائے جاتے ہیں جنہوں نے قرآن کریم کی سینکڑوں آیات کو منسوخ سمجھ لیا۔ چنانچہ علمائے متقدمین کے نزدیک قرآن کریم کی پانچ سو سے زائد آیات منسوخ سمجھی گئی ہیں[1] پھر ابن عربی کے زمانہ میں منسوخ ہونے والی آیات کی تعداد بیس تک پہنچ گئی[2] اور پھر شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے سامنے جب تنسیخ آیات کا مسئلہ پیش ہوا تو انہوں نے ان کی تعداد پانچ بتائی[3]

قرآن کا کوئی شعشہ بھی منسوخ نہیں ہو سکتا۔

مگر جب مہدی معہود مبعوث ہوئے تو آپ نے یہ اعلان فرمایا کہ قرآن کریم وہ کتاب ہے کہ جس کی کوئی آیت تو کیا اس کا کوئی شعشہ اور زیر اور زبر اور نقطہ تک منسوخ نہیں ہو سکتا جنہوں نے پانچ سو سے زیادہ آیات کو منسوخ سمجھا اور اس کا اعلان کیا وہ تو تمہارے نزدیک تحریف کرنے والے نہیں تھے لیکن جس امام وقت اور مہدی معہود علیہ السلام نے دنیا میں یہ اعلان فرمایا کہ قرآن کریم کی کسی آیت کے منسوخ ہونے کا سوال تو درکنار اس کا کوئی شعشہ یا نقطہ یا زیر اور زبر تک بھی منسوخ نہیں ہو سکتی، وہ آج تحریف کرنے والے ٹھہرے۔ امتِ مسلمہ میں ایک فرقہ وہ بھی ہے جو کہتا ہے کہ یہ قرآن کریم جو ہمارے ہاتھوں میں ہے جسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بڑی محنت کر کے اکٹھا کیا تھا (ویسے یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں لکھا گیا تھا) اور اسے صحیح ترتیب دے کر قرآن کریم کی موجودہ شکل میں جمع کیا تھا۔ یہ ہمارے ہاتھوں میں چلا آ رہا ہے مگر ایک فرقہ امت مسلمہ میں ایسا بھی ہے جو یہ کہتا ہے کہ یہ قرآن تحریف شدہ ہے[4] اس میں سے کئی سورتیں نکال دی گئی ہیں اور اس میں گویا بڑی زبردست تحریف کر دی گئی ہے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے پٹنہ میں خدا بخش لائبریری میں قرآن کریم کا وہ نسخہ دیکھا ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ صحیح ہے۔ اس میں ایک سورۃ وہ بھی تھی جس کا نام سورۃ علی تھا۔ اس کی عبارت پڑھ کر پتہ لگتا تھا کہ وہ قرآن کریم کا حصہ نہیں بلکہ انسان کی بنائی ہوئی عربی ہے۔ میں اس وقت اس بحث میں نہیں پڑ رہا کہ انہوں نے یہ کیوں کیا اور نہ ان پر اس وقت تنقید کرنا میرے مدِنظر ہے۔ میں تو یہ بتا رہا ہوں کہ قرآن کریم سے بُعد اور دوری اور اسے مہجور سمجھنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ جنہوں نے قرآن کریم کے (اس نسخے کو جو ہمارے ہاتھوں میں ہے) محرف اور مبدل ہونے کا اعلان کیا ان کے متعلق تو کوئی شور نہیں مچتا لیکن جنہوں نے یہ اعلان کیا کہ اس کا ایک حرف بلکہ ایک شعشہ بھی نہیں بدل سکتا ان کے متعلق کہہ دیا جاتا ہے کہ انہوں نے قرآن کریم میں تحریف کر دی ہے۔

---

[1] تا [3] الفوز الکبیر فی اصول التفسیر ص۱۶ تا ص۱۸ مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مطبوعہ فارسی لاہور مطبع علمی [4] تفسیر حقانی ص۳۱

چنانچہ جب یہ مطالبہ کیا گیا کہ قرآن کریم کا تحریف شدہ نسخہ تو ہمیں بتاؤ۔ ہم بھی تو دیکھیں تم نے کیا معرکہ مارا ہے مگر کسی سے کوئی جواب نہ بن پڑا تو اب آہستہ آہستہ اس طرف آرہے ہیں کہ قرآن کریم کی معنوی تحریف کی گئی ہے جس کی واضح مثال ہفت روزہ "چٹان" ہے جو آہستہ آہستہ یہ خیال کر رہا تھا کہ اس نے غلطی کی کہ قرآن کریم کی لفظی تحریف کا لکھ دیا۔ چنانچہ اس نے اپنے ۵ نومبر ۱۹۷۳ء کے شمارہ میں لکھا:-

"پچھلے دنوں مرزائیوں نے قرآن کریم کے ترجمہ میں تحریف و تغلیط کر کے جو قرآن شائع کیا اور اس کی مفت تقسیم کے لئے جو طریق اختیار کیا وہ اب ڈھکا چھپا نہیں کھل کر سامنے آچکا ہے۔"

پس معلوم ہوا کہ مخالفین کے نزدیک ہم پر ترجمہ میں تحریف میں تغلیط کا الزام ہے اور یہ ایک عجیب فقرہ ہے۔ قرآن کریم کا کوئی ترجمہ جس کے متعلق مترجم نے یہ دعوے کیا ہو کہ اللہ تعالےٰ کی وحی نے اسے یہ ترجمہ سکھایا ہے، اس کے متعلق تو یہ اعلان ہو سکتا ہے کہ اس میں تحریف کی گئی حالانکہ وہ خدا کی وحی تھی۔ لیکن اگر کوئی ایسا ترجمہ ہے جسے اللہ تعالےٰ کی وحی نے نہیں سکھایا اس کے بارہ میں تحریف کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا وہاں تو اختلاف کا سوال پیدا ہوتا ہے۔

غرض ہر وہ تفسیر جس کے متعلق تفسیر کرنے والے نے یا آیت کے معنے کرنے والے نے یہ اعلان کیا ہو کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے یہ تفسیر سکھائی ہے اور یہ معنے بتائے ہیں اگر اس کے متعلق خدا تعالےٰ کا کوئی برگزیدہ شخص یہ کہتا ہے کہ یہ غلط ہے اور رد کر دینے کے قابل ہے تو پھر تمہارا یہ حق ہے کہ تم یہ کہو کہ جو معنے اور تفسیر وحی الٰہی کے نتیجہ میں انسان کے ہاتھ میں دی گئی ہے اس کو تم رد کرتے ہو اور اس کے مقابلہ میں ایک دوسری تفسیر پیش کرتے ہو تو پھر تو واقعی یہ تحریف ہوگی۔ لیکن وحی کا دروازہ تو تم نے بند کیا ہوا ہے اور جو انسان کی تفسیر ہے اس میں تحریف کے اعتراض کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ پس یہ غلط فقرہ ہے جو محض فتنہ و فساد پیدا کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔

مختلف تراجم تحریف نہیں

جہاں تک تغلیط یعنی غلط ترجمہ کا سوال ہے، شیعوں کا ایک ترجمہ ہے۔ بریلویوں کا دوسرا ترجمہ ہے۔ دیوبندیوں کا تیسرا ترجمہ ہے۔ اسی طرح فرقہ وارانہ عقائد کے نتیجہ میں ترجمے بدل گئے۔ یا زمانہ زمانہ کے لحاظ سے ترجموں میں تبدیلی پیدا ہو گئی۔ مثلاً جب اردو میں ترجمے ہونے لگے تو جن لوگوں نے سب سے پہلے ترجمے کئے ان کو ترجمہ کرنے میں بڑی دقت پیش آئی ان کے سامنے کوئی ترجمہ نہ تھا جو ان کی اس کوشش کی بنیاد بن سکے۔ تاہم انہوں نے بڑی کوشش محنت اور دعاؤں کے ساتھ اپنے اپنے زمانہ کے حالات کے لحاظ سے اور ذہنی صلاحیتوں کے نتیجہ میں جو ترجمے کئے وہ بعد کے

زمانہ میں آکر بدل گئے۔ کیونکہ بعض نے لفظی ترجمہ کیا اور معنوں کو سامنے نہیں رکھا۔ شائد اس لئے کہ وہ ڈرتے ہوں گے کہ لوگ کہہ دیں گے۔ یہ تم نے کیا کر دیا۔ تم نے خود ہی قرآن کریم کے معنے سمجھاتے شروع کر دیئے۔ یا انہوں نے یہی ضرورت سمجھی ہوگی کہ عربی الفاظ کا ترجمہ کر دیتے ہیں۔ بعد میں آنے والے خود ہی دعاؤں کے بعد تفسیری معانی سیکھ جائیں گے۔ پھر جب اردو زبان نے ترقی کی اور بیچ میں حالات زمانہ میں ایک نیا تبدیلی رونما ہوئی تو بعد میں آنے والے لوگوں نے ترجمے بدل دیئے۔ لیکن ان کے بدلے ہوئے ترجموں کو باوجود اس حقیقت کے کہ یہ پہلوں سے مختلف ہیں آپ تغلیط تو نہیں کہہ سکتے اور نہ ہی یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ تحریف ہے

غرض عملاً دیکھنے میں یہ آیا کہ قرآن کریم کا ایک ترجمہ ہوا جو پہلوں سے مختلف تھا۔ پھر اس کے بعد ایک اور ترجمہ آیا اور وہ بھی مختلف تھا۔ مترجم نے اپنی سمجھ کے مطابق تفسیر جو کسی کے دماغ میں آئی اس کے مطابق ترجمہ کر دیا۔ پھر زمانہ زمانہ کے حالات مختلف تھے زبان ارتقائی ادوار میں سے گزرتی ہے اس لئے تراجم مختلف ہوگئے۔ پھر کسی کے سامنے یہ تھا کہ قرآن کریم جو عربی میں ہے۔ عربی کے ہر لفظ کا ترجمہ سکھا دیا جائے۔ ذہین آدمی خود ہی اس سے استدلال کرے گا کسی کو خدا تعالیٰ نے تفسیر سکھائی۔ اس نے اس تفسیر کے مطابق قرآن کریم کا ترجمہ کیا۔ اب) سے ہم اختلاف تو کہہ سکتے ہیں مگر ترجمے کے اختلاف کو تغلیط یا تحریف نہیں کہہ سکتے۔ البتہ غلط ترجمہ کئے جانے کا امکان رہتا ہے اور وہ یہ کہ جب ایک شخص نے یا بہت سے اشخاص نے جو مختلف تراجم کئے ہوئے ہوں۔ وہ پہلوں کے ترجموں سے مختلف بھی ہوں اور لغتِ عرب بھی ان کی متحمل نہ ہو۔ پھر تو یہ تغلیط ہے اسے ہم غلط ترجمہ کہیں گے۔ مثلاً ایک لفظ زکا ہے۔ عربی لغت اس کے ۱۵۔۱۶ معنے بتاتی ہے۔ ۱۵۔۱۶ معنوں میں یہ لفظ عربی زبان میں استعمال ہوتا ہے مثلاً زکوٰۃ اور تزکیہ وغیرہ

مجھے یاد ہے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی تفسیر میں ایک جگہ اس لفظ کے ۱۵۔۱۶ معنوں میں سے منتخب کر کے غالباً گیارہ معنے لئے ہیں اور ان کو حل لغات میں درج کر دیا ہے۔ یہ بتانے کے لئے کہ اس لفظ کو عربی زبان میں ان ان معنوں میں بھی استعمال کیا جاتا ہے لیکن جب تفسیر بیان کی تو صرف ۶۔۷ معنوں کو لیا۔ یعنی حل لغات میں تو گیارہ معنے دے دیئے لیکن تفسیر میں کچھ معنے چھوڑ دیئے۔

لغوی طور پر ایک لفظ کے مختلف معانی

ایک دفعہ میں ایک مضمون پر غور کر رہا تھا اس سلسلہ میں یہ آیہ کریمہ بھی زیر غور آئی جس میں زکا کا لفظ استعمال ہے اور جس کی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تفسیر بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ جب میں نے یہ تفسیر پڑھی تو مجھے بڑی دلچسپی پیدا ہوئی یہ دیکھ کر کہ گیارہ معنے حل لغات میں دے دیئے ہیں۔ لیکن آپ نے تفسیر کرتے وقت فائدہ

اٹھایا صرف ۶، ۷ معنوں سے۔ چنانچہ جب میں نے اس پر غور کیا تو میں اس نتیجہ پر پہنچا اور اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے مجھے یہ سکھایا کہ لغوی لحاظ سے جو معنے باقی رہ گئے تھے۔ اگر ان پر بنیاد رکھ کر تفسیر کی جاتی تو یہ ایک بہت لمبا اقتصادی مضمون بن جاتا لیکن چونکہ پہلے ہی تفسیر لمبی ہو رہی تھی۔ اس لئے مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ان معانی کی تفسیر کو چھوڑ دیا لیکن حل لغات میں ان کو درج کر دیا۔ چنانچہ میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ آپ کو ان معنوں کی تفسیر بھی سکھائی گئی تھی لیکن جگہ کی قلت کی وجہ سے آپ نے چھوڑ دی۔ پھر اللہ تعالےٰ نے نئے سر سے ان کی تفسیر مجھے سکھائی اور میں نے اقتصادی مضامین کے سلسلہ میں استعمال کیا۔ نہ صرف یہ بلکہ جو لغوی معنے نہیں دیئے گئے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے ان میں سے بھی ایک معنے کی تفسیر سکھا دی۔

پس اگر ترجمہ میں ایک شخص اپنے مضمون کے لحاظ سے ترجمہ کرتے ہوئے لغت کے ایک معنے لیتا ہے۔ ایک دوسرا مترجم کوئی دوسرے معنے لیتا ہے اور نئی تفسیر بیان کرتا ہے۔ تو یہ اختلاف ہے مگر دونوں معانی اپنی اپنی جگہ صحیح ہیں۔ زیادہ سے زیادہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ دو مختلف تفاسیر کی بنیاد ان دو معانی پر رکھی گئی ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص ایک ایسا ترجمہ کرے جو لغت کے لحاظ سے درست نہ ہو تو یہ غلط ترجمہ ہے۔ اس سے قرآن کریم کی معنوی حیثیت پر حرف آتا ہے۔ یہ صحیح ہے لیکن ہمارے ترجمہ اور تفسیر کے متعلق کوئی آدمی یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ ان کی بنیاد لغوی معنوں کے خلاف اور ان سے متضاد ہے یعنی یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ہم نے کسی آیت یا لفظ کے وہ معنے دے دیئے ہیں۔ جن کی عربی لغت متحمل نہیں۔

تفاسیر میں اختلاف

پھر جہاں تک تفسیر کا تعلق ہے میں یہ کئی بار بتا چکا ہوں کہ قرآن کریم کتاب مبین ہے اور کتاب مکنون بھی ہے۔ کتاب مکنون سے تفسیر قرآنی کے وہ بطون مراد ہیں جن میں اسرار و رموز یا چھپے ہوئے مضامین پائے جاتے ہیں۔ جن کا علم اللہ تعالےٰ کے مطہر بندوں کو دیا جاتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ یعنی قرآن کریم کے کتاب مکنون والے حصے کو مطہر بندوں کے سوا اور کوئی چھو نہیں سکتا۔ یا ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔

قرآن کریم کی پہلوں نے جو تفسیریں کیں۔ ان کے دو حصے ہیں۔ ایک وہ تفسیر جس میں کئی باتیں روایتاً بیان کر دی گئیں اور ایک وہ تفسیر جس میں مفسرین نے قرآن کریم اور اس کے معانی اور تفسیر کو خود سمجھ کر بیان کیا ہے ظاہر ہے ایسی تفسیری کتب جن میں بہت سی باتیں روایتاً درج کر دی گئی ہیں ان کے اندر کمزوری پائی جاتی ہے۔ مثلاً یہ لکھ دیا گیا کہ نعوذ باللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جھوٹ بولا تھا[1] اسی قسم کی اور بھی کئی روایات بیان کر دیں۔ جن میں دوسرے انبیاء

---

[1] بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۴۶ مصری و ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۴۶ مجتبائی۔ تفسیر ابن کثیر زیر آیت بَلْ فَعَلَہٗ کَبِیْرُھُمْ (سورۃ الانبیاء آیت ۶۴)

علیہم السلام پر اتہامات لگائے گئے ہیں[1] اب ایسی تفسیر تو آج کے علماء ظاہر کو قابل قبول ہے جن میں انبیاء علیہم السلام پر تہمتیں لگائی گئی ہیں۔ لیکن وہ تفسیر قابل قبول نہیں جس تفسیر میں نہ صرف تمام انبیاء کو معصوم قرار دیا گیا ہے۔ بلکہ جس کے نتیجہ میں دنیا نے عیسائیت کو یہ چیلنج دیا گیا ہے کہ اگر تم سورۂ فاتحہ کے معانی کے مقابلہ میں اپنی پوری تورات میں سے سورۂ فاتحہ میں مذکور روحانی اسرار نکال دو تو ہم سمجھیں گے کہ تمہارے ہاتھ میں کچھ ہے۔ یہ حسین تفسیر تو رد ہونے کے قابل۔ مگر یہ چیز قبول کرنے کے قابل کہ فلاں نبی نے یہ جھوٹ بولا اور فلاں نبی نے یہ گناہ کبیرہ کیا۔ اگر ہم حسن ظنی سے کام لیں تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ایسی روایات دراصل آنے والی نسلوں کو یہ بتانے کے لئے تھیں کہ قرآن کریم کی بعض تفسیری روایات کے بارہ میں سوچ سمجھ سے کام لینا۔ ساری روایات قبول کرنے کے قابل نہیں ہوتیں۔ چنانچہ بعض مجددین جنہوں نے اپنے اپنے وقتوں میں بڑے معرکۃ الآراء کارنامے انجام دیئے۔ انہوں نے اپنے ماننے والوں میں یہ اعلان کر دیا (خود میں نے اس قسم کا اعلان پڑھا ہے) کہ اس قسم کی تفاسیر کو نہ پڑھو۔ کیونکہ ان میں ہر قسم کا رطب و یابس جمع کر دیا گیا ہے

پس یہ عجیب بات ہے کہ جو آج کی تفسیر ہے یعنی مہدی معہود علیہ السلام نے خدا سے سیکھ کر جو تفسیر بیان فرمائی ہے اس پر تو لوگ اعتراض کرتے ہیں مگر جنہوں نے خدا سے سیکھے بغیر اس قسم کی باتیں بھی ریکارڈ کر دیں جو رد کے قابل ہیں۔ ان کو وہ قبول کر لیتے ہیں۔ بے شک تم حسن ظنی سے کام لو۔ ہم بھی حسن ظنی سے کام لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں اور رحمتوں سے ایسے مفسرین کو بھی بہترین جزا دے جنہوں نے اس قسم کے اعتراضات بھی لکھ دیئے جو رد کے قابل ہیں۔ میں سمجھتا ہوں یہ تمہارے سامنے رکھے ہیں اس لئے گئے تھے کہ ہر اسلامی ضمیر، اسلام کی ہر تربیت یافتہ اور بیدار ضمیر ان چیزوں کو رد کر دے اور خدا تعالیٰ نے اپنے مطہر بندوں کو قرآن کریم کے جو روحانی علوم سکھائے ان کو قبول کرے غرض یہ بڑی عجیب بات ہے کہ پرانی تفاسیر میں سے قابل اعتراض حصوں کو تو لوگ قبول کر لیتے ہیں لیکن مہدی معہود علیہ السلام نے خدا سے سیکھ کر جو تفسیر بیان فرمائی ہے اسے رد کر دیتے ہیں۔

حَکم و عدل کی تفسیر

جہاں تک مہدی معہود علیہ السلام کی تفسیر کا تعلق ہے اس کا تجزیہ ہم کرتے ہیں۔ آپ نے ایک وہ تفسیر کی جو براہ راست اللہ تعالیٰ سے سیکھی جس کی آج کے زمانہ کے مسائل کو حل کرنے کے لئے اور الجھنوں کو سلجھانے کے لئے اور خدمتِ انسانی کی راہوں کو فراخ کرنے کے لئے اور انسان انسان کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے اس وقت ضرورت تھی۔ گویا تمام بنی نوع انسان کو امت واحدہ بنا کر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے

---

[1] ۔ تفسیر معالم التنزیل جلد ۲ صفحہ ۳۵ صفحہ ۱۲۸ صفحہ ۱۰۵ جلد اول۔ تفسیر جلالین مع کمالین صفحہ ۳۷۹۔ تفسیر ابن جریر طبری جلد ۳ صفحہ ۱۵۹

جمع کرنے کے لئے قرآن کریم کے جن علوم کی ضرورت تھی وہ مہدی معہود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے سیکھے۔ اور لوگوں تک پہنچائے۔

آپ کی تفسیر کا ایک دوسرا پہلو ہے اور اس کا تعلق ان غلطیوں کو دور کرنے سے ہے جو پرانی روایات کی صورت میں پہلے مفسرین نے شامل کر دیں۔ اسلام میں ان غلطیوں کے راہ پا جانے کی ایک وجہ یہ تھی کہ قرآن کریم کی تفسیر کرتے وقت وہ احادیث قبول کر لی گئیں جو نہ روایتاً درست تھیں اور نہ درایتاً درست تھیں۔ اس لئے کسی آدمی کا یہ کہنا کہ فلاں بات حدیث میں آتی ہے اور تم اسے رد کرتے ہو عقلاً بھی صحیح نہیں ہے۔ پھر عجیب بات یہ ہے کہ احادیث پہنچانے والوں میں سے سب سے زیادہ ثقہ اور قابل اعتبار حضرت امام بخاریؒ ہیں۔ اب حضرت امام بخاریؒ کو تو یہ حق دیا جاتا ہے کہ وہ قریباً ۶ لاکھ احادیث کے مجموعہ میں سے قریباً ۵ لاکھ ۹۱ ہزار حدیثوں کو رد کر دیں[1] لیکن حضرت مہدی معہود علیہ السلام کو یہ اختیار نہیں دیا جاتا کہ حضرت امام بخاریؒ کی وساطت سے جو قریباً ۹ ہزار حدیثیں اس تک پہنچیں، ان کے متعلق خدا سے علم پا کر یہ کہیں کہ ان میں سے فلاں فلاں حدیثیں رد کرنے کے قابل ہیں۔ حضرت امام بخاریؒ کا مرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے محبوب مہدی معہود کے برابر نہیں ہو سکتا۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ کوئی یہ کہہ دے کہ مہدی معہود علیہ السلام کا مقام و مرتبہ اسے سمجھ نہیں آیا۔ ایسی صورت میں لوگوں کو چاہیئے کہ وہ ہم سے حضرت مہدی معہود علیہ السلام کی صداقت کے دلائل سنیں۔ خدائے واحد و یگانہ نے حضرت مہدی معہود علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ اپنے فرشتوں کے ذریعہ جو عظیم برکتیں نازل فرمائی ہیں ہم سے ان کا علم حاصل کریں۔ اسلام کی ترقی کے لئے جو اس وقت کامیاب کوششیں ہو رہی ہیں ان سے آگاہی حاصل کریں۔ ہم نے حضرت مہدی معہود علیہ السلام کو مہدی معہود (علیہ السلام) علیٰ وجہ البصیرت اور پورے یقین کے ساتھ مانا ہے۔ ہم نے اپنی آنکھوں دل اور دماغ سے پورا کام لیتے ہوئے مہدی معہود (علیہ السلام) کے دعوے پر غور کیا اور اسے صحیح پایا اور آپ کی صداقت کو تسلیم کیا۔ یہ وہ صداقت ہے جس پر آسمان نے گواہی دی۔ یہ وہ صداقت ہے جس پر زمین نے گواہی دی۔ مہدی معہود (علیہ السلام) وہ وجود ہے جس کی صداقت پر پہلوں نے گواہی دی اور جس کی صداقت پر قرآن کریم بھی گواہ ہے۔ یہ وہ موعود ہے جس کی علامتیں نہ صرف مخبر صادق حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں بلکہ آپ سے پہلے بھی انبیاء علیہم السلام نے بھی بتائی ہیں اور پھر وہ علامتیں حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے وجود میں پوری بھی ہو گئیں۔ جن کا پورا کرنا انسان کے بس میں نہ تھا۔ مثلاً کہا گیا تھا کہ مقررہ[2] دنوں میں مقررہ مہینہ میں آگے پیچھے سورج اور چاند کو گرہن لگے گا۔ اب

---

[1] بستان المحدثین (اردو) تالیف علامہ شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی ترجمہ مولانا عبدالسمیع صاحب ص ۱۷۲)

[2] اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا اٰيَتَيْنِ لَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ وَلَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (دار قطنی ص ۱۸۸)

گرہن لگنا میرے اور تیرے اختیار میں تو نہیں اور نہ مدعی مہدویت کے اختیار میں تھا۔ جس وقت یہ نشان ابھی ظاہر نہیں ہوا تھا معترض اعتراض کرتا تھا کہ ہم کیسے ایمان لے آئیں۔ مہدی کی تو یہ علامت تھی اور یہ ظاہر نہیں ہوئی۔ مگر جب وہ علامت ظاہر ہوگئی تو کہنے لگے یہ حدیث جھوٹی ہے۔ کیا یہ حدیث اس لئے جھوٹی ہے کہ یہ حرف بحرف پوری ہوگئی ہے؟ کیا تمہیں یہ حق پہنچتا ہے کہ جو حدیث عملاً پوری ہو جائے اس کو جھوٹا قرار دے دو۔ مگر تمہارے نزدیک مہدی معہود کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی حدیث کے متعلق اپنی نورانی فراست سے اور خدا سے علم حاصل کرکے یہ کہے کہ وہ قابلِ قبول نہیں ہے۔ تمہیں تو یہ حق پہنچتا ہے کہ تمہارا ہر فرقہ حدیث کے اپنے مطلب کے معنے کر لے۔ مگر کیا مہدی معہود کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کہے کہ تم جو معنے کر رہے ہو یہ غلط ہیں۔ حالانکہ مہدی کو تو خدا کے بزرگ ترین انسان حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حَکَمٌ[1] قرار دیا ہے۔ اس نے تو فرقے فرقے کے درمیان فیصلہ کرنا تھا۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ مختلف فرقے مہدی معہود کے خلاف کیوں اکٹھے ہوگئے۔ اس لئے اکٹھے ہوئے کہ ہر فرقہ کہتا ہے کہ چونکہ ہمارے فرقہ کے بعض عقائد کو مہدی معہود نے غلط قرار دیا ہے اس لئے ہم ان کو نہیں مانتے۔ چنانچہ ہر فرقہ آپس کی جنگ بھول کر حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے خلاف اکٹھا ہوگیا۔ یہ عجیب وجہ اتفاق ہے بریلویوں نے کہا کہ چونکہ ان کے بعض عقائد سے اختلاف رکھنے والا مہدی آگیا ہے اس لئے وہ اسے تسلیم نہیں کرتے۔ اور دیوبندیوں نے کہا کہ چونکہ ان کے بعض عقائد سے اختلاف کیا گیا ہے اس لئے وہ اسے قبول نہیں کرتے حالانکہ خود بریلوی دیوبندیوں کے ان عقائد سے متفق نہیں اور دیوبندی بریلویوں کے ان عقائد سے اتفاق نہیں کرتے۔ لیکن سب نے اکٹھے ہو کر اعتراض کر دیا اس ایک شخص پر جو غلبۂ اسلام کے لئے کھڑا ہوا تھا اور جسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حَکَمٌ قرار دیا تھا۔ مگر یہ سب اسلام کے غلبہ کی راہ میں روک بننے کے لئے اکٹھے ہوگئے۔ اور اس کے مشن کو ناکام کرنے کے لئے اس پر حملہ آور ہوگئے۔

غرض لوگوں نے یہ نہ سوچا کہ جس کی مخالفت پر وہ کمربستہ ہیں اسے تو حکم قرار دیا گیا ہے۔ اس کا تو کام ہی یہ ہے کہ دنیا خواہ ناراض ہو خدا کا منشا پورا ہو۔ صرف ایک ہی ذات ہے جس کو خوش کرنے کے لئے وہ آیا ہے اور وہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے معلم حقیقی خدائے واحد و یگانہ کی ذات بابرکات ہے۔ باقیوں کی اس نے نہ پرواہ کرنی

---

[1] قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْحَرْبَ وَیَفِیْضُ الْمَالُ حَتّٰی لَا یَقْبَلَہٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَکُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا۔

(بخاری کتاب الانبیاء باب شدۃ الزمان)

تھی اور نہ کی اور نہ ہم اس کے متبع ہی حق و صداقت کے مقابل کسی کی پرواہ کرتے ہیں۔

پس قرآن کریم کو مجبور بنا کر اس قسم کے بھیانک حالات پیدا ہو گئے۔ کہ جو پہلے کہا گیا تھا لوگ اسے بھی بھول گئے۔ مثلاً حروف مقطعات کی تفسیر کی جا چکی ہے اور پرانی تفسیر کی کتابوں میں شائع شدہ موجود ہے۔ مگر کہتے ہیں مقطعات کی تفسیر کرنا کفر ہے۔ بہت بڑا جرم ہے اس سے تو آدمی واجب القتل بن جاتا ہے۔ اب اس قسم کا جھوٹا اور غلط الزام لگایا جاتا ہے۔ مگر کوئی شخص کھڑا ہو کر یہ نہیں کہتا کہ ہوش کرو کیوں جھوٹی باتیں کر رہے ہو۔

پھر کہہ دیا گیا کہ احمدیوں نے قرآن کریم میں تحریف کر دی ہے۔ کیا تحریف کی ہے کوئی نہیں بتاتا۔ یہ بھی عجیب بات ہے، جن لوگوں نے قرآن کریم کی پانچ سو آیات منسوخ کر دیں وہ تو بزرگ ٹھہرے اور سچے مسلمان! لیکن جو قرآن کریم کی آیات کو منسوخ نہیں سمجھتے اور جو نسخ کے قائل نہیں وہ لوگوں کے نزدیک تحریف کے مرتکب اور اسلام کے دشمن ہو گئے۔ پرانی تفسیروں میں "یہودی روایات" کے چھپنے کی بھی اجازت ہے۔ ان کے پڑھنے کی بھی اجازت ہے۔ حتیٰ کہ ان کو پڑھ کر ازبر یاد کر کے آدمی علامہ بھی بن جاتا ہے۔ یہ سب کچھ تو جائز ہے لیکن اگر قرآن کریم کی ایسی تفسیر کی جائے جس میں اللہ تعالیٰ کا منشاء اور حالاتِ حاضرہ میں قرآن کریم کی راہ نمائی کا ذکر ہو اور غلط روایات کا محاکمہ کیا گیا ہو تو وہ ناجائز۔ یہ کیسی اسلام دوستی ہے؟

اسرائیلی روایات

جیسا کہ میں پہلے بھی بتا چکا ہوں مسلمان راویوں اور مفسرین نے یہودیوں کی روایات کو لے لیا اور انہیں جا بجا بیان کر دیا۔ میں اس کا یہ معنی بھی لے سکتا ہوں اور لیتا ہوں کہ ان راویوں اور مفسرین نے کہا ایک حکم کے آنے کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ ہمارے پاس روایات کی شکل میں جو بھی رطب و یابس پہنچا ہے ہم اسے درج کر دیتے ہیں۔ جب وہ حکم آئے گا تو خود ہی یہ فیصلہ کرے گا کہ یہ گند ہے اسے باہر نکال دو۔ یہ صداقت ہے اسے اپنا لو۔

تو یہ تھا ان روایتوں کے بارے میں جو مفسرین نے قرآن کریم کی تفسیر کرتے ہوئے اپنی کتابوں میں درج کر دیں اب میں حدیث کو لیتا ہوں۔ قرآن کریم کی احسن تفسیر حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے ہوتی ہے۔ کیونکہ ہمیں یہ تعلیم دی گئی ہے اور یہی صداقت ہے کہ قرآن کریم چونکہ ایک کامل اور مکمل کتاب ہے۔ اس لئے حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا کوئی ارشاد قرآن کریم میں زیادتی نہیں کرتا بلکہ قرآن کریم کی کسی نہ کسی آیت کی تفسیر کرتا ہے۔ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام ارشادات دراصل قرآن کریم کی تفسیر ہیں۔ اب یہ فیصلہ کرنا باقی رہ جاتا ہے کہ آیا کونسا ارشاد فی الواقعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلا ہے۔ اس مشکل کو حضرت امام بخاریؒ نے حل کر دیا۔ ان کے پاس جو حدیثیں یا خبریں یا روایتیں پہنچیں ان کی تعداد ۶ لاکھ تھی۔ ان میں سے حضرت امام بخاریؒ نے ۵ لاکھ ۹۱ ہزار روایتوں کو

تو رد کر دیا یہ کہہ کر کہ یہ مشکوک ہیں اس لئے قابلِ قبول نہیں اور صرف نو ہزار کو اپنی نیک نیتی کے ساتھ قبول کر لیا۔ (یہی حال دوسرے مؤلفین حدیث کا ہے) پس یہاں حدیث کا سوال نہیں۔ اصل سوال یہ نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو رد کیا جاتا ہے بلکہ اصل سوال یہ ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام نے حَکَم کی حیثیت میں کسی حدیث کے متعلق یہ فیصلہ کرنا ہے کہ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے بھی یا نہیں۔ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ کو تو یہ حق دیا گیا کہ وہ اپنے احادیث کے مجموعہ میں سے ۵ لاکھ ۹۱ ہزار احادیث کے متعلق یہ فیصلہ کریں کہ یہ ان کے نزدیک مشکوک ہیں۔ اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب نہیں ہو سکتیں لیکن یہی لوگ امام مہدی کو یہ حق دینے کے لئے تیار نہیں کہ ان نو ہزار احادیث میں سے جن کو امام بخاریؒ نے قبول کیا (یا دیگر علماء نے حدیث نے) ان میں سے کچھ کے متعلق یہ کہے کہ تم نے یہ غلطی کی۔ یہ تو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ان ان وجوہ کی بناء پر میں اسے رد کرتا ہوں۔

چنانچہ اسی حقیقت اور اپنی حیثیت کے پیشِ نظر حضرت مہدی معہود مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا میں بڑی تحدّی کے ساتھ یہ اعلان فرمایا (میں اس کا مفہوم بیان کروں گا، کتاب میں اصل عبارت موجود ہے) کہ مہدی معہود قرآن کریم کی جو تفسیر کرے۔ اس کے متعلق تمہیں ماننا پڑے گا کہ وہی درست ہے اور جس حدیث کے متعلق مہدی کہے کہ یہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے وہ تمہیں ماننا پڑے گا اور جس کے متعلق وہ یہ حکم لگائے کہ یہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں ہے۔ اس کے متعلق تمہیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں ہے۔ یہ کوئی ایسا حق نہیں جو تمہارے لئے ایک اچنبھہ ہو پانچ لاکھ اکانوے ہزار روایات اور احادیث پر امام بخاریؒ نے حکم لگایا کہ وہ قابلِ قبول نہیں اور تم نے خاموشی کے ساتھ اس حکم کو قبول کیا اور امام بخاریؒ کا اسے بڑا کارنامہ بتایا۔ لیکن امام مہدی علیہ السلام اگر پچاس۔ سو روایات و احادیث پر حَکَم کی حیثیت سے یہ حکم لگائے کہ یہ احادیث درست نہیں اور رد کی جاتی ہیں یا رد کے قابل نہیں اور قبول کی جاتی ہیں تو یہ بات تمہیں ناگوار گزرتی ہے اور تم فساد پر آمادہ ہو جاتے ہو۔ حالانکہ اس حق کو تم ان علماء کے متعلق قبول کر چکے ہو جنہیں سرورِ کائنات نے حَکَم نہیں کہا۔ آخر انسان کو اپنے اندر کچھ تو رشد پیدا کرنی چاہیئے۔ لوگوں کو بات کرتے وقت کچھ تو سوچنا چاہیئے کہ وہ کیا بات کر رہے ہیں۔

پس جماعت احمدیہ پر قرآن کریم کے ترجمہ میں تحریف اور تخلیط کا اعتراض بالکل مہمل جاہلانہ ہے۔ ہمیں خدا تعالےٰ نے اپنے فضل اور اپنی رحمت سے اور ان بشارتوں کے مطابق جو امتِ محمدیہ کو دی گئی تھیں۔ حضرت مہدی معہود علیہ السلام کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

عیسائی دنیا کو ایک چیلنج

ہمارا مشاہدہ ہے اور کئی لوگ اس حقیقت کے معترف ہیں کہ اسلام کے خلاف عیسائیت کی یلغار سب سے بڑی یلغار تھی۔ جس کا حضرت امام مہدی علیہ السلام نے تن تنہا مقابلہ کیا اور عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کو ایک زندہ مذہب ثابت کیا۔ آپ نے عیسائیوں کو یہ چیلنج دیا کہ تم اپنی ساری تورات سے خدا تعالےٰ کی ذات وصفات اور دیگر روحانی علوم کے متعلق وہ تعلیم بیان نہیں کر سکتے۔ جو قرآن کریم کی ایک چھوٹی سی سورۃ یعنی سورۃ فاتحہ میں بیان ہوا ہے۔

مَیں نے اس چیلنج کو ۱۹۶۷ء میں ڈنمارک میں دہرایا تھا۔ مَیں نے پادریوں سے کہا ہو سکتا ہے تم کہو پادریوں کی پہلی نسلوں نے اس طرف توجہ نہیں کی، اس لئے آج جبکہ تم مَیں سے چوٹی کے پادری موجود ہیں مَیں اس چیلنج کو پھر یاد کراتا ہوں (ان میں سے ایک، وہ پادری بھی موجود تھا جو تقسیم ملک سے پہلے ہندوستان میں کم وبیش ۲۷ سال تک عیسائی مشن کا انچارج رہا تھا) مَیں نے ان سے کہا تم اس غلطی میں نہ رہنا کہ ایک چیلنج تھا جسے دنیا بھول جائے گی۔ مَیں اس چیلنج کو دہراتا ہوں۔ مہدی معہود کے نائب اور خلیفہ کی حیثیت میں مَیں تمہیں چیلنج کرتا ہوں اور پوری ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ تم اب بھی اس چیلنج کو قبول نہیں کرو گے۔ اور اگر قبول کرو گے تو کامیاب نہیں ہو گے۔

جب مَیں نے یہ چیلنج دہرایا تو میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر بے وقوفی سے انہوں نے یہ چیلنج قبول کر لیا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سورۃ فاتحہ کی مختلف پہلوؤں سے جو تفسیر فرمائی ہے وہ اکٹھی نہیں ہے بلکہ آپ کی مختلف کتابوں میں بکھری ہوئی ہے۔ اگر انہوں نے کہا کہاں ہے سورۃ فاتحہ کی وہ تفسیر جس کا مقابلہ کرنے کی تم ہمیں دعوت دے رہے ہو؟ تو ہم ان کو کتابی صورت میں نہیں دکھا سکیں گے۔ چنانچہ ہمارے کارکنوں کو جس حد تک توفیق ملی انہوں نے سورۃ فاتحہ کی تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف کتابوں سے اکٹھی کی۔ اور ایک نہایت حسین نہایت مؤثر اور نہایت ہی جامع تفسیر کتابی صورت میں شائع ہو گئی۔ عیسائیوں نے سورۃ فاتحہ کی اس تفسیر کا کیا مقابلہ کرنا ہے۔ عیسائیت کی تعلیم تو اس کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتی۔ کیونکہ وہ پچھلے زمانوں کے لئے تھی۔ اب بدل گئی یا پیچھے رہ گئی ۔ اگر نہ بدلتی تب بھی یہ قرآن کریم کا مقابلہ نہ کر سکتی۔ کیونکہ عیسائیت کی تعلیم محدود زمانہ کے لئے تھی۔ دوسرے اس میں تحریف ہو گئی۔ اس میں تبدیلیاں ہو گئیں۔ لیکن قرآن کریم ایک جامع کتاب ہے۔ اس کی تعلیمات کا دائرہ قیامت تک ممتد ہے۔ اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔

تفسیر سورۃ فاتحہ کا انگریزی ترجمہ بھی ہو چکا ہے لیکن اب تک کسی کو یہ جرأت نہیں ہوئی کہ وہ اس چیلنج کو قبول کرے۔ حالانکہ مَیں نے ان کو یہ چیلنج باقاعدہ لکھ کر اور انگریزی میں ترجمہ اور ٹائپ شدہ صورت میں ان کے ہاتھوں میں پکڑایا تھا کیونکہ مَیں نے سمجھا زبانی بات ہو گی تو شاید یہ بھول جائیں گے۔ اس لئے جب میرا ان سے دو گھنٹے کا انٹرویو

ختم ہوا تو میں نے یہ کہتے ہوئے اس چیلنج کو دہرایا کہ اب میں تمہیں دو چیلنج دیتا ہوں۔ یہ لکھے ہوئے ہیں ان کو لے لو اور ان میں سے ایک سورۂ فاتحہ کے متعلق تھا جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے۔ میں آج ان کا ذمہ دار ہوں۔ تم اپنے گھروں میں جا کر سوچو اور اپنے بڑے اور چھوٹے پادریوں اور ہم پلہ لوگوں سے مشورہ کرو۔ مگر ۱۹۶۷ء میں حضرت مہدی معہود مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تیسرے خلیفہ نے جو چیلنج دہرایا تھا عیسائیوں میں سے اب تک کوئی سامنے نہیں آیا۔ مجھ سے پہلوں نے بھی یہ چیلنج دیئے اور بار بار دہرائے۔ عیسائیوں کو بار بار یاد دہانی کرائی گئی مگر وہ مقابل پر نہ آئے۔ کیا ہم ان تفاسیر کو جو ایسے حقائق اور معارف پر مشتمل ہیں (جن کے مقابلہ کی کسی کو جرأت نہیں ہوسکی اور نہ کبھی ہوگی۔ ان) کو چھوڑ کر صرف ان تفاسیر پر قانع ہو جائیں جن میں نعوذ باللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کذاب کہا گیا ہے اور اسی طرح کئی دوسرے انبیاء علیہم السلام پر تہمتیں لگائی گئی ہیں۔

میں دوستوں کو یہ بتا رہا ہوں کہ دیکھو قرآن کریم کو مہجور بنا کر کتنی بھیانک شکل بنتی ہے۔ اس لئے دوست دعائیں کریں دعائیں کریں اور بہت دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ پر فضل فرمائے اس کے اندر کبھی کوئی گروہ یا کوئی فرد ایسا نہ ہو جو قرآن کریم کو مہجور سمجھنے والا ہو اور اس کی تعلیم کو پیٹھ پیچھے پھینکنے والا ہو۔ قرآن کریم تو ہماری زندگی ہے اور ہماری روح ہے۔ یہ تو ہماری زندگی کا نور ہے۔ اس کے بغیر تو اس زندگی کا کوئی مزہ ہی نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک انذار

اس لئے اگر دوست اس دنیا کی جنت چاہتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اخروی جنت کی لذتیں اور سرور چاہتے ہیں تو پھر انہیں قرآن کو مضبوطی کے ساتھ پکڑنا ہوگا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چاہیئے کہ قرآن کریم تمہارے اوپر یہ حکم لگائے کہ تم خدا کے مومن بندے ہو اور قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہو۔ اگر قرآن عزیز نے تمہارے ایمان کی تصدیق نہ کی تو تم ہلاک ہو گئے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ قرآن کریم کے سینکڑوں احکام میں سے اگر کوئی ایک حکم کو بھی دانستہ یا نادانستہ طور پر چھوڑتا ہے تو قرآن کریم کی گواہی اس کے خلاف ہوگی اور خدا تعالیٰ کا غضب اس پر بھڑکے گا۔

پس حضرت امام مہدی معہود علیہ السلام نے ہمیں بیدار کر دیا ہے۔ آپ نے ہمیں تنبیہہ کر دی ہے۔ اب ہمارا کام ہے کہ ہم ہر وقت چوکس اور بیدار رہیں اور قرآن کریم کو کبھی مہجور نہ بنائیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے ماحول میں اپنی مجلسوں میں قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت کریں۔ قرآن کریم کا ترجمہ سیکھیں۔ اس کی ایک نہایت ہی حسین اور جامع تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کی ہے اس کو پڑھیں۔ تاہم ہمارا ایک گروہ ان خوبصورت تفاسیر کو جاننے والا بھی ہو

جو پہلوں کو دی گئی تھیں۔ کیونکہ جیسا کہ میں اپنے گزشتہ خطبہ جمعہ میں بتا چکا ہوں، کتاب مبین کی آج بھی ضرورت ہے پچھلے چودہ سو سال سے کتاب مکنون کے اوراق کتاب مبین کے اوراق میں تبدیل ہوتے رہے ہیں۔ اب بھی یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ وہ زمانہ چلا گیا ہمیں کسی چیز کی ضرورت نہیں رہی۔

قدما کی تفسیر بھی پڑھو

میں پھر مختصراً بتا دیتا ہوں کہ کتاب مبین کی ہمیں اس لئے ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مطہر بندوں نے اللہ تعالیٰ ہی سے تفسیر سیکھ کر اسلام پر ہونے والے جن اعتراضات کا ازمنہ ماضیہ میں ازالہ کیا تھا اور اسلام کو ایک زندہ مذہب ثابت کرنے کے لئے جو حقائق پیش کئے تھے وہ پرانے تو نہیں ہو گئے۔ ان میں سے اکثر کو آج بھی دہرایا جا رہا ہے۔ اس لئے اسلام پر کئے جانے والے ایسے اعتراضات کے جو جوابات پہلوں کو سکھائے گئے تھے ان کی ہمیں آج بھی ضرورت ہے۔

اسی طرح ماضی میں یعنی پچھلے چودہ سو سال میں ہر صدی میں جو نئی الجھنیں پیدا ہوئیں اور ان کو سلجھانے کے لئے خدا تعالیٰ کے مطہر بندوں کو خدا کی طرف سے قرآن کریم کی جو نئی سے نئی تفسیر سکھائی جاتی رہی۔ اس کی آج بھی ضرورت ہے اس لئے کہ ان الجھنوں میں سے کچھ الجھنیں آج کی زندگی میں بھی پیدا ہو جاتی ہیں ان کو قرآن کریم کی روشنی میں سلجھانے کے لئے کتاب مکنون کے اوراق سکھائے گئے تھے جو اب کتاب مبین کے اوراق بن چکے ہیں۔ ان کی ہمیں آج بھی ضرورت ہے۔ اس لئے ہم میں سے ایک ایک گروہ ضرور ہونا چاہیئے جو اللہ تعالیٰ کے مطہر بندوں کی بیان کردہ تفاسیر کو دیکھے اور ان پر غور کرے۔ یہ ایک بڑا دلچسپ مضمون ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ مثلاً ۸۰۰ سال پہلے اسلام پر یہ اعتراض ہوا اور خدا کے فلاں مقرب، محبوب اور مطہر بندہ نے خدا سے قرآن کریم کو سیکھ کر اس کا یہ جواب دیا تھا گویا زمانہ زمانہ میں اور ملک ملک میں بدلتے ہوئے حالات میں نئی سے نئی الجھنیں پیدا ہوتی رہیں جن کو ہر زمانہ میں اور ہر خطہ ارض میں خدا کے مطہر بندوں نے خدا سے علم حاصل کرکے سلجھانے کی جو کوشش کی اس کی آج بھی ضرورت ہے۔ کیونکہ وہ الجھنیں آج بھی پیدا ہو رہی ہیں۔ انسانی زندگی کی ساری الجھنیں ماضی کا قصہ تو نہیں بن گئیں۔ ان کو قصہ پارینہ تو نہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ ان میں سے بعض خود کو دہراتی رہتی ہیں۔ اسلام پر پرانے اعتراضات کسی نہ کسی شکل میں کبھی نہ کبھی سامنے آجاتے ہیں۔ جیسا کہ یہ اعتراض دہرایا جاتا رہا ہے کہ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ۔ (الانعام ۲۶) اگرچہ یہ ایک پرانا اعتراض ہے جسے کفار مکہ نے بھی دہرایا تھا لیکن کیا ہم اس کا جواب نہیں دہرائیں گے۔ اس لئے گو یہ اعتراض پہلے انبیاء علیہم السلام پر بھی کیا گیا تھا لیکن امت محمدیہ پر پہلی صدی میں جو اعتراض ہوئے۔ ان میں سے بعض ایسے ہیں جو آج تک دہرائے جا رہے ہیں۔ پہلی صدی میں جو الجھنیں پیدا ہوئیں۔ ان میں سے بعض ہماری زندگی میں

آج بھی پیدا ہو رہی ہیں اس لئے ان کا جو حل پہلوں کو سکھایا گیا تھا اس کا ہمیں بھی علم ہونا چاہیئے۔

علاوہ ازیں اسلام پر کئے جانے والے اعتراضات کو دور کرنے کے لئے اور پیش آمدہ الجھنوں کو سلجھانے کے لئے اس زمانے میں حضرت مہدی معہود علیہ السلام نے ہمارے ہاتھ میں بنیادی طور پر دو قسم کی تفسیر دی ہے۔ ایک تفصیلی تفسیر ہے اور دوسری اجمالی یعنی ایک وہ تفسیر ہے۔ جس میں ہر چیز کو اس کی اصل شکل میں تجزیہ کرکے اسے نمایاں کر دیا گیا ہے۔ اور دوسری قسم کی تفسیر میں اجمالاً ذکر کر دیا ہے۔ مثلاً ایک آیت ہوتی ہے اس کے متعلق ایک دو فقرے میں آپ نے مجملاً ذکر کر دیا ہے۔ چنانچہ بعض دفعہ میں نے دیکھا ہے میرے سات خطبوں کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیان کردہ ایک ایسا تفسیری نکتہ ہوتا ہے جسے آپ نے صرف ایک فقرہ میں بیان فرمایا ہے۔ جس طرح قرآن کریم فی نفسہٖ ایسی عظیم الشان کتاب ہے جس کے اندر مکنون یعنی چھپی ہوئی باتیں قیامت تک دعوت غور و فکر دیتی رہیں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر گو اس رنگ کی تو نہیں لیکن ایک رنگ میں ایسی ضرور ہے کہ اس میں سے نئے نئے علوم قرآنی سامنے آتے رہتے ہیں جو قرآن کریم کے مکنون حصے کی تفاسیر کو سمجھنے کے لئے گویا کنجی کا کام دیتے ہیں۔

قرآن کریم ایک زندہ کتاب ہے

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کا دروازہ نہ پہلے بند تھا اور نہ اب بند ہے۔ قرآن کریم کے متعلق یہ سمجھ لینا کہ حالات حاضرہ میں یا مستقبل میں پیش آنے والے جو مسائل ہیں قرآن کریم میں ان کے حل کرنے کی طاقت نہیں ہے سراسر غلط اور قرآن کریم کو مہجور بنانے کے مترادف ہے۔ قرآن کریم ایک زندہ کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ پہلے کی طرح اب بھی اپنے مطہر بندوں کو اس کے نئے سے نئے علوم سکھائے گا پس دوست دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ کے مطہر بندوں کو جو نئے سے نئے علوم اور اسرار روحانیہ سکھائے جائیں اللہ تعالیٰ ان کے قبول کرنے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

انصار کی ذمہ داری

غرض ایک تو یہ دعا ہے جس پر میں زور دینا چاہتا ہوں کہ جماعت زور دے بالخصوص انصار اللہ۔ یہ وہ دعا ہے جس کے نتیجہ میں ان (انصار اللہ) پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ان سے تعلق رکھنے والی مستورات اور ان سے تعلق رکھنے والی بچیاں اور ان سے تعلق رکھنے والے بچے یا ان کے چھوٹے بھائی غرض سب کو وہ چوکس اور بیدار رکھیں اور ان کی تربیت اس رنگ میں کریں کہ ان کے لئے قرآن کریم کبھی مہجور نہ بنے۔ کیونکہ جیسا کہ میں مثالیں دے کر واضح کر چکا ہوں۔ اس سے بڑے ہولناک اور تباہ کن نتائج پیدا ہوتے ہیں۔

دوسری اہم دُعا

دوسری دعا جس کی طرف میں دوستوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ مختصراً یہ ہے کہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہمارے لئے اسوۂ حسنہ قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے:۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ الخ (الاحزاب ۲۲)

گویا اللہ تعالےٰ کے پیار کے حصول کے لئے اور اخروی زندگی میں اللہ تعالےٰ کی نعماء کا اہل بننے کے لئے قرآن کریم کی رُو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات بنیادی طور پر اسوۂ حسنہ ہے۔ اس لحاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے دو پہلو ہیں۔ آپ کی زندگی کا ایک پہلو بطور اسوہ حسنہ بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ دوسرے پہلو کا تعلق اس بنیاد پر کھڑی ہونے والی عمارت سے ہے یعنی اس تفصیل سے ہے جو آپ کی زندگی میں عیاں ہے۔ گویا ایک اجمالی پہلو ہے اور دوسرا تفصیلی۔ جس طرح بنیاد چھپی ہوئی ہوتی ہے اور عمارت نظر آ رہی ہوتی ہے۔ اسی طرح آپ کی زندگی کا ایک پہلو مجمل ہے اور دوسرا تفصیلی یعنی ظاہر و عیاں۔ تاہم آپؐ کی زندگی کے یہ دونوں پہلو ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہیں۔ یہ ایک ایسی صداقت ہے جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔

حضورؐ تمام انسانوں سے افضل ہیں

اسی طرح یہ بھی ایک صداقت ہے اور اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بوجہ اس کے کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو بڑی اہم اور وسیع ذمہ واریاں سونپی تھیں۔ اس لئے آپ اپنی استعداد کے لحاظ سے تمام بنی نوع انسان سے افضل ہیں۔ گویا آپ کی افضلیت کا ایک یہ پہلو بھی ہے کہ آپ اپنی استعداد اور صلاحیت کے لحاظ سے تمام بنی نوع انسان سے افضل ہیں۔ لازمی طور پر اس کا نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ کوئی دوسرا انسان محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نہیں بن سکتا۔ اس لئے کہ کسی دوسرے انسان کو اللہ تعالےٰ نے نہ وہ قوت و طاقت دی اور نہ وہ استعداد دی جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم منفرد ہیں۔ بعض لوگ یہ اعتراض کر دیتے ہیں کہ خدا تعالےٰ نے روک دیا کہ کوئی شخص حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام تک نہ پہنچے یا ان سے آگے نہ نکلے۔ یہ سوال نہیں ہے۔ یہ اعتراض غلط ہے۔ حقیقت کو سمجھا ہی نہیں گیا۔ سوال یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے:۔

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا (البقرہ ۲۸۷)

یعنی ہر فرد پر یہ ذمہ واری ڈالی گئی ہے کہ وہ اپنی استعداد کے مطابق اپنی جسمانی اور ذہنی قوتوں کی نشوونما کرے اور اپنے اندر روحانیت اور اخلاق پیدا کرے۔ لیکن جو چیز اس کی استعداد سے باہر ہے اس کی اس پر کوئی ذمہ واری

نہیں ہے۔

پس چونکہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم امت محمدیہ کے لئے اسوۂ حسنہ ہیں اس لئے اپنی اپنی استعداد کی کامل نشوونما کے لحاظ سے اس امت میں آپؐ کے شبیہہ اور مثل لاکھوں کروڑوں پیدا ہوئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کامل استعدادوں کے مالک تھے۔ لیکن کسی دوسرے کی استعداد کامل نہیں۔ اس لئے کمال استعداد میں تو مماثلت ممکن نہیں۔ لیکن آپؐ نے جو اپنی استعدادوں کی کامل نشوونما کی تھی اسی طرح آپؐ کے متبعین میں سے لاکھوں کروڑوں نے اپنے اپنے دائرہ استعداد میں سنتِ نبویؐ کے مطابق اپنی اپنی استعدادوں کی کامل نشوونما کی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مثل بن گئے۔ لیکن استعدادوں کے فرق نے ان دونوں کے مراتب کے درمیان آسمان و زمین کا فرق ڈال دیا۔

جیسا کہ بشارتیں دی گئی تھیں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روحانی طور پر مستفیض ہونے والا اور آپ کی کامل اتباع کے لحاظ سے آپ کا کامل متبع ایک ہی وجود ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مثیل، محبوب اور پیارا ہے۔ جسے آپؐ نے اپنا مہدی قرار دیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا ان لمھدینا۔ ہمارے مہدی کی یہ یہ علامت ہے۔ ظاہر ہے کہ جس پیارے وجود کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا مہدی کہا ہو وہ آپؐ کے قریب تر ہے۔ گو وہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) تو نہیں بنا اور نہ بن سکتا ہے لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کامل انعکاس کی وجہ سے ہر دو میں فرق کرنا ایک عام انسان کے لئے مشکل ہے۔ اس لئے انسان کو اس مشکل مسئلہ میں نہیں پڑنا چاہیئے۔ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ انعکاسی طور پر کوئی انسان جتنا بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب ہو سکتا تھا اور آپؐ کی خوبیوں اور صفات کا رنگ اپنے اوپر چڑھا سکتا تھا اتنا مقرب اور اس حد تک ایک مثیل بن گیا۔ جسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی اصطلاح میں مہدی کہا گیا ہے۔ اور بھی مہدی تھے جنہوں نے اللہ تعالےٰ سے علم قرآن سیکھا اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالا۔ لیکن مہدی مہدی میں اسی طرح فرق ہے جس طرح نیک نیک میں فرق ہوتا ہے۔ مطہر مطہر میں فرق ہوتا ہے خدا تعالےٰ کی رحمتوں کو جذب کرنے میں فرق ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ کے حضور دعا کرنے اور اس کی قبولیت قبولیت میں فرق ہوتا ہے۔

پس وہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کامل انعکاس لے کر کامل ظلی رنگ آیا اور آپؐ کی کامل مثل اور شبیہہ بن کر آیا اور مہدی کہلایا، وہ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اتنا قریب ہے کہ اگر مہدی کے مقام کو پہچان لیا جائے تو عام انسان کی آنکھیں ان دو میں فرق نہیں کر سکتیں۔ اسی لئے حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے حق میں آپ ہی کی زبان سے کہلوایا گیا۔

"مَنْ فَرَّقَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْمُصْطَفٰى فَمَا عَرَفَنِيْ وَمَا رَأٰى"

(خطبہ الہامیہ ص۲۵۹ - روحانی خزائن جلد۱۶)

یعنی اگر تمہاری آنکھ مجھ میں اور محمدؐ (صلے اللہ علیہ وسلم) میں فرق کرے تو یہ تمہاری سمجھ کا قصور ہے۔ مہدی معہود اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اتنا قریب ہے کہ تمہاری آنکھ اس فرق کو نہیں پہچان سکتی۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تم نے مہدی کی عظمت اور اس کے مقام کو نہیں پہچانا۔ اسی لئے فرمایا کہ مجھ میں اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں فرق نہ کرنا اور یہ اس لئے کہ آپ کی ذات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کامل انعکاس تھا۔ اور فنافی محمد کا مقام آپ کو حاصل تھا۔

اسلام سے قبل چونکہ ملک ملک اور زمانے زمانے کے حالات مختلف تھے اس لئے ہر ملک اور زمانہ کے حالات کے مطابق نبی آئے اور اپنے اپنے حلقات میں بنی نوع انسان کی اصلاح کی کوشش کی لیکن حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ تمام انبیاء کی صفات کے جامع تھے۔ آپ کے فیوض و برکات کا دائرہ قیامت تک ممتد ہے۔ اور خاتم الکتب آپ کے ہاتھ میں تھی۔ اس لئے آپ نے یہ اعلان فرمایا کہ میں تمام بنی نوع انسان کو خداتعالیٰ کی توحید کے بندھنوں میں باندھوں گا۔ پھر آپ نے یہ بشارت دی کہ میرا ایک محبوب مہدی ہوگا جو میرا مثیل ہوگا۔ یہاں تک کہ مجھ میں اور اس میں فرق کرنا مشکل ہو جائے گا۔ فرق تو ہوگا مگر تم اس فرق کی طرف توجہ نہ دینا بلکہ اس نمونہ کو دیکھنا جو میری اتباع کامل کے نتیجہ میں وہ پیش کرے گا۔ گویا جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے۔ اسی طرح حضرت مہدی معہود کا وجود بھی بوجہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کامل انعکاس اور کامل اتباع کے اس زمانے میں بہترین نمونہ ہے۔

فنافی الرسول

درحقیقت مہدی معہود علیہ السلام کی اپنی کوئی شخصیت نہیں ہے۔ آپ کا وجود تو وہ مصفا آئینہ ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روحانی انوار کو اپنی پوری شان کے ساتھ ہم تک پہنچا رہا ہے۔ یہ روشنی شیشے کی نہیں۔ یہ روشنی اس روحانی آفتاب کی ہے۔ جو چودہ سو سال پہلے فاران کی چوٹیوں سے جلوہ گر ہوا تھا۔ یہ قوت قدسیہ اور روحانی تاثیرات مہدی کی نہیں بلکہ اسی انسان کامل اور افضل الرسل کی ہیں جو خدا کی صفاتِ حسنہ کا مظہر اتم اور تمام کمالاتِ روحانیہ کا جامع تھا۔

پس مہدی معہود کا اپنا تو کوئی وجود ہی نہیں ہے وہ تو فنافی الرسول کے درجہ کو پہنچ کر اپنے وجود کو محمد صلعم کی ذات میں فنا کر بیٹھا۔ اس مہدی کے ذریعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روحانی انوار اپنی پوری شان کے ساتھ دنیا کے دلوں کو موہ لینے کے لئے آپ تک پہنچ گئے۔ اب ہم میں سے ہر ایک پر۔ مجھ پر بھی اور آپ پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم اس مماثلت کو حاصل کرنے کی انتہائی کوشش کریں۔ اس کے حصول کا امکان پیدا ہو چکا ہے۔ اسلام

کی اس بڑی ہی عجیب اور حسین تعلیم کو پھر سے آشکار کیا جا چکا ہے تاہم ایک امر کو مدّنظر رکھنا چاہیئے کہ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا کی رُو سے کسی بھی انسان سے اس کی خداداد قوت وطاقت اور استعداد سے باہر اس سے کچھ بھی نہیں مانگا جائے گا۔ یہاں "وسع" میں وسعتِ نفس سے مراد استعدادِ نفس ہے یا وسعت سے مراد صلاحیتِ نفس ہے۔ اس لئے گو ہر ایک انسان کی صلاحیت اور استعداد مختلف ہوتی ہے۔ لیکن ہر انسان سے آج یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ اپنی جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی صلاحیتوں کی نشوونما کو کمال تک پہنچائے اور پھر سب کچھ خدا کی راہ میں قربان کر دے۔ ہر شخص اس بات کا مکلّف ہے کہ خواہ اس کی استعداد مثلاً ایک اکائی ہو" خواہ اس کی استعداد ایک ارب اکائی ہو۔ یا اس کی استعداد ان گنت اکائیوں پر مشتمل ہو۔ اگر کوئی شخص اپنی استعداد کے مطابق اپنی صلاحیت کے دائرہ میں اپنی استعداد اور صلاحیت کی کامل نشوونما کر لیتا ہے۔ تو وہ گویا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی کامل پیروی کرنے والا ہے اور اسی کے مطابق اللہ تعالےٰ اس سے پیار کرے گا اور اسے ابدی جنت عطا ہو گی۔ کیونکہ جہاں تک اسے پہنچنے کی طاقت دی گئی تھی وہاں تک وہ پہنچ گیا۔ لیکن اگر کوئی شخص خدا تعالےٰ کے فضلوں کی ناشکری کرتا ہے۔ آج بھی ناشکری کرتا ہے۔ جب مہدی آ گیا اور مسیح دنیا میں نازل کر دیا گیا اور وہ اپنی استعدادوں کی صحیح اور کامل نشوونما کرنے کی طرف توجہ نہیں کرتا یا مجاہدہ کے ساتھ اس میں کامیاب ہونے کی کوشش نہیں کرتا وہ اللہ تعالےٰ کے ان فضلوں کا وارث نہیں بن سکتا۔ جن فضلوں کا وارث بننے کے لئے اس نے آپ کو پیدا کیا ہے اور توفیق دی کہ آپ مہدی معہود کی جماعت میں شامل ہو جائیں۔

ذمہ واری نباہنے کے لئے دعا

پس یہ بھی ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے اس کے نباہنے کے لئے بھی بڑی دعا کی ضرورت ہے۔ یہی وہ دوسری دعا ہے جس کی طرف میں آج احباب کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ہم میں سے ہر شخص یہ دعا کرے کہ اے ہمارے رب! ہم تہی دست اور کمزور اور ناکارہ ہیں۔ تیری مدد کے بغیر ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ تو نے ہمیں قوتیں اور استعدادیں تو عطا فرمائیں اور تو نے ہمیں یہ حکم بھی دیا ہے کہ ان کی نشوونما کو کمال تک پہنچاؤ مگر تیری مدد اور تیری نصرت، تیرے فضل اور تیری رحمت کے بغیر ہم اپنی استعدادوں کی کامل نشوونما نہیں کر سکتے اس لئے ہم تجھ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ تو اپنے فضل اور اپنی رحمت سے ہمیں یہ توفیق عطا فرما کہ ہم اپنی صلاحیتوں کی کامل نشوونما کر سکیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انسان کامل ہیں۔ آپ تمام نبیوں سے افضل ہیں آپ کا دائرہ استعداد اور دائرہ صلاحیت اتنا بڑا اور وسیع ہے کہ انسان کے تصور میں بھی نہیں آ سکتا۔ آپ کے روحانی کمالات اور فیوض کا دائرہ قیامت تک پھیلا ہوا ہے۔ اس میں ذرہ بھر بھی مبالغہ نہیں ہے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمام روحانی کمالات

کے حالات ایسے اور آپ کے اسوۂ حسنہ کی سچی پیروی آج بھی انسان کو خدا کا مقرب اور محبوب بندہ بنا دیتی ہے۔ اس لئے ہم دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے خدا ہمیں یہ توفیق عطا فرما کہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی کامل پیروی کرتے ہوئے ہم اپنی استعدادوں اور صلاحیتوں کی کامل نشو ونما کر سکیں اور اس نقطۂ نگاہ سے ہم بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مثیل بن جائیں۔ پھر یہ مماثلت جو ایک بہت بڑے کی ایک بہت چھوٹے کے ساتھ ہوگی اور بڑی حسین مماثلت ہوگی، اس کے نتیجہ میں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی برکتوں اور رحمتوں کے طفیل اللہ تعالےٰ کا وہی پیار اور اسی رنگ میں (گو اتنا شدید اور اتنا عظیم تو نہیں ہو سکتا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھا) ہم میں سے ہر ایک کو حاصل ہو جائے گا جس پیار کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے پوری شان کے ساتھ حاصل کیا تھا اور آسمانوں پر بلند ترین مقام پر فائز ہوئے تھے۔

دو دعائیں

پس یہ وہ دو دعائیں ہیں جن کی طرف جماعت کو اور خصوصاً انصار کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ یہ ٹھیک ہے نوجوانوں کو بھی توجہ کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ نوجوانوں کی عمروں میں برکت ڈالے۔ اللہ تعالےٰ انہیں بھی اس دنیا کو چھوڑنے سے قبل اس صداقت کو سمجھنے اور اسے پالینے کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں بھی خدمات دینیہ بجالانے اور خدا کی رضا حاصل کرنے کا موقعہ ملے اور ان کا خاتمہ بالخیر ہو جائے۔ اس معنی میں کہ وہ بھی اپنی استعدادوں کی نشوونما کو کمال تک پہنچا کر گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مثیل اور تصویر بن گئے۔ لیکن جوں جوں عمر گزرتی جاتی ہے۔ موت کا وقت مقررہ قریب آجاتا ہے۔ اس لئے جن دوستوں کی عمریں بڑی ہیں۔ ان کے غور وفکر کا دائرہ بھی زیادہ وسیع ہونا چاہیئے۔ ان کی کوششیں بھی زیادہ ہونی چاہئیں۔ اللہ تعالےٰ کے حضور ان کی عاجزی کا اظہار بھی زیادہ ہونا چاہیئے۔ نہایت ہی ابتہال کے ساتھ اور سینہ میں جس طرح ایک آگ لگی ہوتی ہے اس طرح خدا کے حضور جھکنا چاہیئے تاکہ جو کچھ وہ ہمیں دینا چاہتا ہے ہم اس کی توفیق سے لینے کے قابل ہو جائیں۔ اللہ تعالےٰ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ اللہ تعالےٰ کرے کہ دعاؤں کے نتیجہ میں اور کوشش اور عملی نمونہ کے ساتھ ہم دنیا کے دل حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتنے میں کامیاب ہو جائیں۔ اللہ تعالےٰ ایسے سامان پیدا کر دے کہ ہمارے بھائی جو مختلف خطۂ ارض پر بسنے والے اور مختلف عقائد رکھنے والے ہیں ان پر توحید حقیقی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت آشکار ہو جائے اور وہ بشاشت کے ساتھ اور خوشیوں کے ساتھ اور مسرتوں سے اپنی جھولیاں بھر کر دوڑتے ہوئے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے قرب کی تلاش میں آپ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں اور وہ آخری بشارت اور وہ کامل بشارت کہ جس سے بڑی بشارت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں دی گئی (یعنی مہدی معہود کے ذریعہ اسلام کے عالمگیر

غلبہ کی) وہ جلد پوری ہو۔ تمام نوعِ انسان حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع نظر آئیں اور نوع انسانی امتِ واحدہ بن جائے۔ پھر نہ کوئی جھگڑا باقی رہے اور نہ کوئی اختلاف۔ سارے مل کر ایک ہو کر ایک دوسرے سے پیار کرنے والی قوم کی حیثیت میں اپنے دین اور دنیا کو سنوارنے میں لگے ہوئے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو حاصل کر رہے ہوں۔

اب ہم کھڑے ہو کر عہد دہرائیں گے اور پھر بیٹھ کر دعا کریں گے۔ پھر آپ بیٹھے رہیں گے۔ میں آپ کو الوداع کہونگا اور السلام علیکم کہہ کر رخصت ہو جاؤنگا۔

الوداعی کلمات

چنانچہ عہد دہرانے اور اجتماعی دعا کرنے کے بعد حضور نے فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو یہاں بھی سفر میں بھی اور جب آپ اپنے گھروں میں پہنچیں وہاں بھی آپ اسکی حفظ و امان میں رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر آن اپنی رحمتوں کا سایہ آپ کے سروں پر رکھے۔ اور اپنی برکتیں لانے والے فرشتوں کو آپ کے گرد جمع رکھے اور آپکو نیک ارادے رکھنے اور ان کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ وہ سب راہیں آپکے کھولے جو اسے خوش کرنے والی ہیں۔ اور پھر انکو آپ پر ہمیشہ فراخ رکھے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہر طرح سے آپ کے ساتھ ہو۔ اب میں رخصت ہوتا ہوں اور آپ کو بھی رخصت کرتا ہوں۔"

سالِ نَو عزمِ نَو

سالِ نو کے ساتھ مجلس انصار اللہ کا تیسا سال بھی شروع ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے لئے یہ سال بابرکت بنائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

اس سال ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم پروگرام کی بنیاد ڈالی ہے۔ اس کی تکمیل کے لئے ہم سب نے حضور کے ہر ارشاد کو حرزِ جان بنانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننے کے لئے ضروری ہے کہ اراکین مجلس انصار اللہ مالی جہاد کے میدان میں اپنا قدم آگے بڑھائیں اور اس بات کی کوشش کریں کہ مجلس کا سالانہ بجٹ قبل از وقت پورا کر دیں۔ وباللہ التوفیق

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

سفارشات مجلس شوریٰ انصار اللہ سنہ ۱۳۵۲ ہش / ۱۹۷۳ء

نمبر شمار	تجاویز ایجنڈا	سفارش مجلس شوریٰ	ارشاد حضور ایدہ
	قیادت عمومی		
۱	ہر ضلع کی مجلس انصار اللہ میں آڈیٹر کے عہدہ کا اضافہ کیا جائے. اور دستور اساسی میں ترمیم فرمائی جائے. (زعامت انصار اللہ کراچی)	تجویز سے اتفاق ہے ترمیم نہیں بلکہ دستور اساسی میں اس شق کا اضافہ کیا جائے.	منظور ہے
۲	موجودہ دستور کے مطابق شہری مجالس میں سے حسن کارکردگی کے لحاظ سے اوّل آنے والی مجلس کو علم انعامی دیا جاتا ہے مجلس لائل پور یہ تجویز پیش کرتی ہے کہ دوم اور سوم آنے والی شہری مجالس کو بھی آئندہ اسناد خوشنودی دی جایا کریں. (مجلس انصار اللہ لائل پور شہر)	یہ تجویز ۱۳۴۹ ہش میں پیش ہوئی تھی. شوریٰ کی سفارش پر حضور نے اسے منظور نہیں فرمایا تھا. اسلئے شوریٰ اسکی دوبارہ سفارش نہیں کرتی	منظور ہے
۳	قاعدہ ۸۵ میں ترمیم کر کے "متواتر تین بار" کی بجائے متواتر دو بار کر دیا جائے۔ پورا قاعدہ یوں بنے گا۔ کوئی عہدہ دار ایک ہی عہدہ کے لئے متواتر دو بار سے زیادہ منتخب یا نامزد نہ ہو سکے گا سوائے اس کے کہ صدر مجلس کسی کو اس قاعدے سے مستثنیٰ قرار دے (مجلس انصار اللہ چک ۱۲۱ ج.ب احسن پور ضلع لائل پور)	شوریٰ اس تجویز کے حق میں نہیں. کیونکہ اس سے دیگر عہدہ داران کی میعاد بھی متاثر ہو گی	ٹھیک ہے
۴	ا۔ جس مجلس کی تجویز شوریٰ کے ایجنڈا میں شامل ہو۔ اگر اس کا نمائندہ شوریٰ میں حاضر نہ ہو تو وہ تجویز پیش نہیں ہو سکے گی سوائے اس کے کہ صدر محترم کسی تجویز کو اس قاعدہ سے مستثنیٰ قرار دے دیں	مجلس شوریٰ اس تجویز کو ردّ کرنے کی سفارش کرتی ہے	دستخط حضور
	ب۔ مجلس شوریٰ میں بحث کے دوران اگر کسی وقت مجلس مجوزہ	شوریٰ منظوری کی	

	اپنی تجویز کی مزید وضاحت کرنا چاہے تو اس کے نمائندہ کو اجازت ملنی چاہیئے۔ خواہ اس نے پہلے بحث میں حصہ لینے کے لئے نام نہ بھی لکھوایا ہو۔ (مجلس انصار اللہ چک ۱۲۱ ج ب حسن پور ضلع لائلپور)	سفارش کرتی ہے	دستخط حضور
۵	ایجنڈا پر غور کرنے کے علاوہ مجلس شوریٰ میں عام بحث کے لئے کچھ وقت مخصوص کیا جاوے۔ جس میں نمائندگان کسی بھی قیادت (شعبہ) کے متعلق اپنی دقتیں پیش کرسکیں اور قیادت متعلقہ ان کے ذرائع تجویز فرمائے اور مطلوبہ وضاحت فرمائی جاوے۔ اس طرح تھوڑے وقت میں زیادہ فائدہ اٹھایا جاسکے گا۔ مجالس ایک دوسرے کے تجربات سے فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔ (مجلس چک ۱۲۱ ج ب حسن پور ضلع لائلپور)	قائدین کی رپورٹیں پیش ہونے پر نمائندگان اس کی وضاحت طلب کرسکتے ہیں۔	دستخط حضور
٦	خدا تعالیٰ کے فضل سے مرکزی سالانہ تربیتی اجتماع کا پروگرام نہایت دلچسپ اور ایمان افروز ہوتا ہے۔ اس لئے ایک بھی تقریر چھوڑنے پر طبیعت آمادہ نہیں ہوتی۔ دوسری طرف بعض اجلاس کئی گھنٹے بلا وقفہ جاری رہتے ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ اتنی دیر تک بیٹھے رہنا اور تمام تقاریر کو توجہ سے سننا بھی بہت مشکل اور تکلیف دہ بن جاتا ہے۔ اس لئے یہ تجویز ہے کہ اجلاسوں میں مناسب موقعہ اور وقت پر وقفے ہونے چاہئیں تاکہ حوائج ضروریہ سے فارغ ہوسکیں اور تازہ دم ہوجائیں۔ (مجلس انصار اللہ کوئٹہ)	یہ تجویز مفید ہے۔ امسال کے پروگرام میں اس کا خیال بھی رکھ لیا گیا تھا۔ منظوری کی سفارش کی جاتی ہے۔	دستخط حضور

قیادتِ اشاعت

۷	مجلس کے خیال میں رسالہ انصار اللہ کی خریداری کو بہت زیادہ وسعت دینے کی ضرورت ہے اور اس کا ایک ذریعہ یہ ہے کہ کہ اس کا سالانہ چندہ کم کرکے دو روپیہ کردیا جائے۔ جیسا کہ رسالہ "تحریک جدید" کا ہے۔ اور اس کا کاغذ اعلیٰ ہونے کی بجائے	پرچے کا معیار ہر صورت میں برقرار رکھنا چاہیئے۔ اس لئے مجلس شوریٰ اس تجویز کو ردّ کرنے کی سفارش	ٹھیک ہے

نمبر	تجویز	سفارش	ارشاد
	نیوز پرنٹ ہو۔ نیز جس طرح رسالہ تحریک جدید بعض پرانے مجاہدین تحریک جدید کو مفت جاری کیا جاتا ہے۔ اسی طرح انصار اللہ کا رسالہ بھی بعض اراکین اور مجالس کو مفت جاری کیا جائے۔ (مجلس انصار اللہ ماڈل ٹاؤن لاہور)	کرتی ہے۔	
۸	۱۔ اگر فنڈز اجازت دیں تو مجلس مشاورت کی طرح انصار اللہ کی مفصل رپورٹ شائع کی جائے	مجلس شوریٰ اسے رد کرنے کی سفارش کرتی ہے۔	دستخط حضور
	ب۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ کی طرح سالانہ اجتماع انصار اللہ کی پوری روئداد شائع کی جائے۔ (مجلس انصار اللہ چک ۱۲۱/ج ب حسن پور ضلع لائل پور)	مجلس شوریٰ سفارش کرتی ہے کہ ماہنامہ انصار اللہ کا ایسا ایشو شائع کر دیا جایا کرے۔ جس میں اجتماع کی مفصل رپورٹ ہو۔	دستخط حضور

قیادتِ ایثار

نمبر	تجویز	سفارش	ارشاد
۹	ملک میں جب بھی کسی قسم کی ہنگامی صورتِ حالات پیدا ہو جائے مثلاً سیلاب یا وبائی امراض و دیگر ایسی صورت ہو کہ خدمت خلق کی اشد ضرورت پیدا ہو جائے تو مرکز کی طرف سے ایک جامع سکیم موجود ہونی چاہیئے جس کے پیش نظر مجالس ہنگامی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے خدمتِ خلق کے کام کو فوری آگے چلا سکیں۔ اس کی ضرورت اس لئے پیش آئی ہے کہ حالیہ سیلاب کے دنوں میں بعض احباب نے یہ کہہ کر کہ مرکز کی طرف سے کوئی ہدایت نہیں آئی اس طرح کام کو پیچھے ڈال دیا	اس تجویز کو پیش کرنے کی جو وجہ بیان کی گئی ہے وہ خدمتِ خلق کے کام کے منافی ہے۔ مرکز ضرورت کے مطابق ہدایات دیتا ہے۔ مگر خدمت خلق کے کام مثلاً سیلاب یا وبائی امراض میں بنی نوع انسان کی اس لئے امداد نہ کرنا کہ مرکز کی طرف سے ہدایت نہیں آئی۔ مناسب نہیں۔ کیونکہ بعض اوقات مجالس کو ہدایات پہنچانا ناممکن ہو جاتا ہے۔ مثلاً حالیہ سیلابوں میں آمد و رفت	ٹھیک ہے

		کے ذرائع ہی ختم ہو گئے تھے اس لئے مجلس اس تجویز کے حق میں نہیں۔	
۱۰	انصار اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام بعض علاقوں میں ہومیوپیتھک اور بایوکیمک کی ڈسپنسریاں کھولنے کا انتظام کیا جانا چاہیئے جس سے امید ہے کہ بہت فائدہ ہوگا۔ (مجلس انصار اللہ چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ)	بعض مجالس اس تجویز پر پہلے ہی عمل کر رہی ہیں۔ باقیوں کے لئے بھی کوئی روک نہیں انفرادی طور پر ڈاکٹر صاحبان کو اس کام میں مدد دینے کی تلقین کی جانی چاہیئے۔	
	قیادت مال بجٹ آمد و خرچ برائے سال ۱۳۵۳ ہش / ۱۹۷۴ء پیش ہے۔	مجلس شوریٰ چندہ مجلس ۱,۵۰,۰۰۰ " اشاعت لٹریچر ۱۰,۰۰۰ " اجتماع ۶,۰۰۰ " ماہنامہ انصار اللہ ۸,۸۰۰ ۱,۷۴,۸۰۰ کا بجٹ آمد و خرچ منظور کئے جانے کی سفارش کرتی ہے۔	دستخط عضو

رسالہ انصار اللہ ہر گھر میں پہنچ جائے

اراکین انصار اللہ! رسالہ کی اشاعت کو اس طور پر بڑھائیں کہ یہ رسالہ ہر احمدی گھر میں پہنچ جائے

علمِ انعامی

مرکز کے فیصلہ کے مطابق مجلس انصار اللہ کی کارکردگی کے لحاظ سے دس نمایاں مجالس انصار اللہ کی فہرست حسب ذیل ہے۔ مجلس انصار اللہ مارٹن روڈ کراچی علمِ انعامی کی مستحق قرار پائی۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ مبارک سے مجلس مارٹن روڈ کراچی کے زعیم اعلیٰ مکرم مولوی عبدالمجید صاحب کو ایک سال کے لئے علمِ انعامی انصار اللہ مرحمت فرمایا۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک کرے آمین ۔ مجالس کی ترتیب وار فہرست یہ ہے۔

درجہ	نام مجلس	نام زعماء اعلیٰ / زعماء
اوّل	مارٹن روڈ کراچی	مکرم مولوی عبدالمجید صاحب (علمِ انعامی کی مستحق مجلس)
دوم	لائل پور شہر	" چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب چیمہ
سوم	حسن پور چک ۱۲۱/ ج ب ضلع لائلپور	" " عبدالسمیع صاحب حسنی
چہارم	ربوہ	" ابوالمنیر نورالحق صاحب
پنجم	جھنگ صدر	" چوہدری سراج دین صاحب
ششم	ناظم آباد کراچی	" میجر محمد نذیر صاحب بھٹی
ہفتم	کوئٹہ	" میاں بشیر احمد صاحب ایم۔اے
ہشتم	واربرٹن ضلع شیخوپورہ	" ڈاکٹر سید سعید احمد شاہ صاحب
نہم	کراچی صدر	" سید سعید خالد صاحب
دہم	پشاور	" میاں عبدالرشید صاحب

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

امراء و صدر صاحبان سے گزارش

عہدہ داران انصار اللہ کی میعاد ۳۱ دسمبر ۱۹۷۳ء کو ختم ہو چکی ہے، اس سے قبل بھی عہدہ داران کے سہ سالہ انتخاب کے لئے اعلان شائع کر دیا گیا ہے نیز مطبوعہ چٹھیاں بھی آپ حضرات کی خدمت میں بھجوائی جا چکی ہیں۔ بطور یاددہانی گزارش ہے کہ جن مجالس نے ابھی تک انتخاب کروا کر رپورٹ مرکز میں نہیں بھجوائی وہ ازراہِ کرم آئندہ تین سال کے لئے زعماء / زعماء اعلیٰ انصار اللہ کا فوری طور پر انتخاب کروا کر رپورٹ مرکز میں بھجوا دیں۔ تا انصار اللہ کے کام کو شروع سال سے ہی نئے عہدہ دار سرانجام دے سکیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

— ضمیمہ انصار اللہ —

سالانہ رپورٹس قائدین مرکزیہ بابت سال ۱۳۵۲ ہش / ۱۹۷۳ء

قیادت عمومی کی سالانہ رپورٹ بموقعہ اجتماع ۱۹۷۳ء

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یکم صلح / جنوری ۱۳۵۲ ہش / ۱۹۷۳ء کو سالِ نو کا آغاز ہوا۔ نئی مجلس عاملہ کی تشکیل کی گئی اور قائدین کرام کی طرف سے ان کی قیادتوں کے لائحہ عمل حاصل کر کے محترم صدر صاحب کی منظوری حاصل کی گئی اور اس مجموعی لائحہ عمل کو طبع کروا کر تمام مجالس کی خدمت میں بھجوایا گیا۔

علاقائی و ضلعی اجتماعات۔ علاقائی و ضلعی اجتماعات کی بنیادی اہمیت یہ ہے کہ ان کے ذریعہ ایک حلقہ کے تمام انصار باہم مل بیٹھ کر اپنے کام کا جائزہ لیں اور اپنے پروگراموں کو زیادہ بہتر طریق پر سرانجام دینے کے لئے تجاویز پر غور کریں۔ اور ایک دوسرے سے رابطہ بھی رہے۔ جس سے ایمان اور یقین کی شمعوں کی لَو تیزتر ہوتی رہتی ہے۔

دوران سال مندرجہ ذیل مقامات پر اجتماعات منعقد کئے گئے۔

انور آباد۔ ماڈل پور۔ ڈرگ روڈ کراچی۔ چک ۱۱/۷ ضلع ساہیوال۔ چک ۱۸/ج ب احمد پور ضلع لائل پور۔ جھنگ صدر۔ گوندی۔ چک ۲۹ گھسیٹ پورہ۔ مارٹن روڈ کراچی۔ ناظم آباد کراچی۔ گوجرانوالہ۔ سانگھڑ کراچی صدر۔ ماڈل ٹاؤن لاہور۔ چک ۲/ج ب۔ چک ۶۵/ج ب۔ جڑانوالہ۔ مغل پورہ لاہور۔ کوئٹہ۔ حیدر آباد۔ چک مجھرہ۔ ٹیکسلا۔ سمندری (لائلپور) چک ۲۸۹/ج ب ضلع لائل پور۔ سر شمیر روڈ۔ گوجرہ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

عہدہ داروں کے اجلاس:۔ اس عرصہ میں متعدد مقامات پر عہدہ داروں کے اجلاس بھی منعقد کئے گئے جن کے نتیجہ میں کارکردگی میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نمایاں ترقی ہوئی۔

ماہانہ رپورٹ:۔ اس سلسلہ میں خاکسار یہ بات خاص طور پر آپ حضرات کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہے کہ پاکستان میں پونے آٹھ سو مجالس ہیں لیکن صرف سوا سو کے قریب مجالس ایسی ہیں جو رپورٹیں ارسال کرتی ہیں بعض اوقات تو رپورٹوں کی تعداد ۶۰۔۷۰ سے زیادہ نہیں ہوتی۔ یہ بات ایسی ہے کہ جس کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ دفتری کام کے سلسلہ میں صرف اتنا کہنا کافی ہے کہ دو ہزار چھ سو آٹھ خطوط موصول ہوئے۔ کوشش کی جاتی ہے کہ ہر خط کا جواب بھجوایا جائے۔ لیکن اگر کسی وقت کسی خط کا جواب کسی مجلس کو نہ ملا ہو تو میں صرف یہ گزارش کرونگا کہ آئندہ کوشش کی جائے گی کہ ایسا نہ ہو۔ البتہ یہ خیال رہے کہ بعض اوقات خط کا جواب نہ ملنے کی یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ بعض خطوط ڈاک میں ضائع ہو جاتے ہیں۔ اس عرصہ میں

۵۸۴۹ خطوط اور پارسل مجالس کو ارسال کئے گئے۔

دورے۔ انسپکٹر صاحبان نے ۵۵۴ مجالس کا دورہ کیا۔ اس سال مجالس کی تعداد میں ۸ کا اضافہ ہوا ہے اور اس طرح اب کل مجالس کی تعداد ۷۷۶ ہوگئی ہے۔

بلیٹن: یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ ماہوار بلیٹن وقت کی پابندی سے ارسال کیا جاتا رہا لیکن یہ ضرور ہے کہ ہم نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ ہر ماہ اس بلیٹن کے ذریعہ مجالس سے رابطہ قائم رکھا جاتے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں احسن طریق پر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری خامیوں کو دور فرمائے اور ہماری حقیر کوششوں کے بہترین نتائج مترتب فرمائے۔ (نسیم سیفی)

سالانہ رپورٹ قیادت تربیت

قیادت تربیت نے آغاز سال ہی میں مجلس انصار اللہ کے لئے ایک لائحہ عمل تجویز کیا۔ صدر محترم کی منظوری کے بعد اسے طبع کروا کر زعماء کی خدمت میں بھجوایا گیا۔ لائحہ عمل میں حسب ذیل امور تھے۔

۱۔ نماز باجماعت کی ادائیگی کے لئے مؤثر رنگ میں توجہ دلائی جاتی رہے۔ زعماء اور زعماء اعلیٰ اس کے ذمہ دار ہوں گے

۲۔ بچوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ دی جائے۔ اس امر کی خاص نگرانی کی جائے کہ سب اراکین انصار اللہ اس اہم فریضہ کو ادا کر رہے ہیں۔ شہری مجالس (Sunday classes) کے اجراء میں تعاون کریں۔

۳۔ امسال اصلاح معاشرہ اور تربیت نفوس کے لئے ماہ احسان (جون) کے آخری ہفتہ میں ہفتہ تربیت منایا جائے گا۔ مجالس کو چاہیئے کہ مندرجہ ذیل مضامین پر تقاریر کروانے کا بندوبست کریں۔

۱۔ حقوق والدین (۲) تجارتی کاروبار میں دیانت (۳) قرض کی ادائیگی (۴) مسکین پروری (۵) مہمان نوازی۔ (۶) نماز باجماعت کی اہمیت

۴۔ اراکین کو توجہ دلائی جاتی رہے کہ وہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ملفوظات کا مطالعہ کریں۔ نیز ان کے درس تدریس کا انتظام کیا جائے۔ روحانی تربیت قائم رکھنے اور حصولِ قربِ الٰہی کے لئے اراکین انصار اللہ کو مندرجہ ذیل امور کی طرف تحریک کی جاتی رہے۔

(الف) سب سے پہلے انسان کو اپنے نفس کا محاسبہ کر کے اپنے نفس کی تربیت کرنی چاہیئے اور پھر جن کا وہ راعی ہے ان کی تربیت کی طرف استقلال اور عزم کے ساتھ توجہ دینی چاہیئے۔

ب۔ اراکین انصار اللہ کی صحیح اسلامی تربیت کی طرف توجہ دی جائے۔

ج۔ ذکر الٰہی سے ہر وقت دل کو معمور رکھنا اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک

تسبیح و تحمید اور درود و استغفار پر پوری پابندی سے کاربند ہونا چاہیئے۔

د۔ فرض عبادات کو ان کے پورے لوازم کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے۔

سرکلر لیٹرز۔ ان امور کی طرف زعماء کرام کو خطوط کے ذریعہ وقتاً فوقتاً توجہ دلائی جاتی رہی۔ مرکز میں آنے والی رپورٹوں کا باقاعدگی سے مطالعہ کیا گیا۔ تربیتی نقطۂ نگاہ سے جہاں کمی نظر آئی۔ بذریعہ خطوط زعماء کو توجہ دلائی گئی۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ۲۴۰ خطوط لکھے گئے۔ رپورٹوں کے جائزہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر مجالس نے اپنی بساط کے مطابق قابل قدر کام کیا ہے۔ انصار کی اکثریت خدا تعالےٰ کے فضل سے نماز باجماعت کی پابند ہے۔ ۹۰ فیصد مجالس میں قرآن مجید احادیث اور ملفوظات کا درس ہوتا ہے۔ بہت سے اراکین تسبیح و تحمید اور درود و استغفار کا ورد رکھتے ہیں۔

قیادت اس امر پر زور دیتی رہی ہے کہ انصار نئی نسل کے متعلق اپنی ذمہ داریاں پوری کریں۔ بہت سی مجالس نے اس طرف خصوصی توجہ دی ہے۔ کراچی۔ لاہور۔ لائل پور۔ سیالکوٹ۔ ساہیوال۔ سرگودہا اور جھنگ میں اچھا کام ہوا ہے۔ آخری ۴ ماہ اسلام آباد اور راولپنڈی نے بھی خاص توجہ کی ہے۔ اسی طرح بعض دیہاتی مجالس میں بھی اس طرف خاص توجہ پیدا ہوئی ہے۔

حقوق العباد کی ادائیگی میں کوتاہی کے سبب معاشرہ میں فساد پیدا ہوتا ہے۔ اس بارہ میں تربیت کی بہت ضرورت ہے قیادت تربیت نے اس غرض کے لئے ۲۵ جون تا ۳۰ جون ہفتہ تربیت مقرر کیا۔ اور بذریعہ اخبار الفضل اور سرکلر لیٹرز زعماء کو ہدایت کی کہ وہ اس ہفتہ کے دوران روزانہ مقررہ عناوین پر موزوں مقررین سے تقاریر کروانے کا انتظام کریں۔ مقررین کی راہ نمائی کے لئے قیادت تربیت نے ان عناوین پر نوٹس کتابچہ کی صورت میں ۱۵۰۰ کی تعداد میں شائع کر کے مجالس کو بھجوائے۔ اخبار الفضل میں بھی انہی موضوعات پر متعدد مضامین شائع کروائے۔

مجالس کی طرف سے ہفتۂ تربیت کی جو رپورٹیں آئی ہیں وہ بہت خوشکن ہیں۔ اکثر شہری مجالس نے یہ ہفتہ کامیابی سے منایا ہے۔ دیہاتی مجالس کی طرف سے بھی گزشتہ سال کی نسبت ہفتہ تربیت کی زیادہ رپورٹیں ملی ہیں۔ ہر جگہ ان تقاریر کو اراکین انصار اللہ کے علاوہ خدام اور اطفال نے بھی توجہ سے سنا۔

دوران سال ۳۰ سالانہ اجتماع ہوئے جن میں مرکزی نمائندے بھی شریک ہوتے رہے۔ ان اجتماعات میں علاوہ دیگر تقاریر کے تربیت کے لائحہ عمل کے مطابق متعدد تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی گئی۔ ناظمین اعلیٰ صوبہ سرحد اور صوبہ سندھ نے اپنے اضلاع کی مجالس کے دورے کئے جو تربیتی لحاظ سے بیداری پیدا کرنے کا باعث ہوئے۔ اسی طرح زعیم صاحب انصار اللہ ضلع لائل پور نے بہت محنت سے اپنے ضلع میں ۱۵ اجتماعات کروائے اور تربیتی امور کی طرف حاضرین اجتماع کو توجہ دلائی گئی۔ سیالکوٹ۔ ساہیوال۔ کراچی اور ڈیرہ غازی خان نے بھی اپنے اپنے حلقہ کی مجالس میں بیداری پیدا کرنے کے لئے قابل قدر مساعی کیں۔ قیادت تربیت ان سب ناظمین اور زعماء کی ممنون ہے۔ اللہ تعالےٰ سب کو جزائے خیر دے۔ آمین

(شیخ مبارک احمد قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

سالانہ رپورٹ قیادتِ اصلاح وارشاد

قیادتِ اصلاح وارشاد انصار اللہ کا لائحہ عمل برائے ۱۳۵۳ ہش مجلس عاملہ مرکزیہ کے مشورہ اور جناب صدر محترم کی منظوری سے حسب ذیل تجویز ہوا:

(۱) ا۔ تمام ارکان اصلاح وارشاد کا فریضہ ایسے رنگ میں ادا کریں کہ کم از کم ایک شخص اس سے متاثر ہو کر حقیقی مسلمان بن جائے۔

ب۔ ہر رکن خاص طور پر اپنے رشتہ داروں کو محبت اور خوش خلقی سے پیغام حق پہنچائے۔

ج۔ ہر رکن اپنے اہل وعیال کو عقائد احمدیہ کے دلائل سے واقف رکھے۔

(۲) قیادت اصلاح وارشاد کی مہم کو کامیاب بنانے کے لئے ماہ تمبر میں ہفتہ اصلاح وارشاد منایا جائے گا جس کے لئے جملہ مجالس پروگرام تجویز کر کے مرکز کی راہنمائی حاصل کریں گی۔

(۳) وقف عارضی کی بابت سکیم میں زیادہ سے زیادہ انصار کو شامل کرنے کی ذمہ داری مجلس پر عائد ہوتی ہے۔ مرکزی قیادت اس کی نگرانی کرتی رہے گی

(۴) لٹریچر (جو مختلف ذرائع سے مجالس کو میسر ہوگا) کی تقسیم مناسب رنگ میں باقاعدگی سے ہو اور اس کی نگرانی عہدہ داران مجالس کریں نیز لائبریریوں میں لٹریچر رکھوانے کی مہم کو کامیاب بنایا جائے۔

(۵) اشاعت قرآن کریم کی طرف مجالس کو خاص توجہ دلائی جائے گی۔

اس پروگرام پر عمل پیرا ہونے کے لئے مندرجہ ذیل ذرائع اختیار کئے گئے۔

۱۔ اخبار الفضل اور ماہنامہ انصار اللہ میں اعلانات کے ذریعہ تمام مجالس کو توجہ دلائی گئی کہ وہ اس پروگرام کو پوری طرح سرانجام دیں۔ یہ اعلانات دوران سال وقفہ وقفہ کے بعد کئے جاتے رہے۔

۲۔ انصار اللہ کے مرکزی دفتر سے ہر ماہ ایک سرکلر تمام مجالس کو بھجوایا جاتا ہے۔ اس سرکلر میں باقاعدگی کے ساتھ ہر ماہ قیادت ہذا کے پروگرام کے مختلف حصوں کو درج کر کے اراکین انصار اللہ کو اس کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اشاعت قرآن کریم۔ تحریک وقف عارضی اور اشاعت لٹریچر کی طرف خاص توجہ دلائی گئی اور خدا تعالےٰ کے فضل سے اس کا اچھا نتیجہ نکلا مجالس انصار اللہ نے ۵۱۸ قرآن کریم مفت تقسیم کئے۔

وقف عارضی میں شامل ہونے والے اصحاب جن کا رپورٹوں میں ذکر ہے ان کی تعداد ۳۲۱ ہے۔

۳۔ اصلاح وارشاد کا فریضہ۔ اس اہم فریضہ کے دو حصے ہیں ایک یہ کہ ہر رکن یہ فریضہ بجالائے اور عام لوگوں کو پیغام حق پہنچائے۔ اس لحاظ سے یہ فریضہ ادا کرنے والوں کی تعداد ۴۸۲۵ ہے۔

دوسری شق یہ ہے کہ اپنے رشتہ داروں کو خصوصیت کے ساتھ یہ پیغام پہنچایا جائے۔ ایسے رشتہ داروں کی تعداد جن تک یہ پیغام پہنچایا گیا ۱۱۳۱ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس اہم اور بابرکت کام کرنے کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اس کے نتیجہ میں ۲۸ آدمیوں نے بیعت کی۔

۴۔ **اشاعتِ لٹریچر**۔ قیادتِ اصلاح و ارشاد کا ایک ضروری پروگرام اشاعتِ لٹریچر ہے۔ اس سال خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ پروگرام باحسن طریق سرانجام پایا اور مجموعی طور پر مجالس نے ۱۴۳۲۶ کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا۔ جن مجالس نے اس کام میں نمایاں حصہ لیا وہ حسب ذیل ہیں۔ کراچی۔ لاہور۔ لائل پور اور پشاور

۵۔ **ہفتۂ اصلاح و ارشاد**۔ یہ پروگرام ماہ ستمبر میں ۶ دن کا رکھا گیا تھا۔ لیکن امسال ماہ اگست میں غیر معمولی سیلاب آگیا۔ جس کے باعث مواصلات اور آمدورفت کے ذرائع بہت متاثر ہوئے۔ اس وجہ سے جناب صدر محترم کی منظوری سے یہ پروگرام ۶ دن کی بجائے ۳ دن کر دیا گیا اور اس کے لئے ۲۱، ۲۲ اور ۲۳ ستمبر کی تاریخیں مقرر کی گئیں۔ اس موقعہ پر تین عنوانات مقرر کئے گئے۔ (ا) قرآن کریم کی رو سے اصلاح و ارشاد کی اہمیت (ب) حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اصلاح و ارشاد کا کام ج۔ اشاعتِ قرآن کریم کی تحریک۔

مضامین کے مختصر نوٹس ایک ٹریکٹ کی شکل میں ترتیب دے کر تمام مجالس کو مقررہ تاریخوں سے قبل بھجوا دئے گئے۔ سیلاب کی وجہ سے ناساعد حالات کے باوجود مجالس انصار اللہ نے یہ پروگرام بڑے اہتمام سے منایا فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

۶۔ **تربیتی اجتماعات**۔ مجلس انصار اللہ کی طرف سے دوران سال ہر ضلع میں مختلف مقامات پر تربیتی اجتماعات منعقد کئے جاتے ہیں۔ ان اجتماعات میں عام طور پر مرکزی نمائندگان بھی شریک ہوتے ہیں۔ ان اجتماعات میں ایک میں مجھے شریک ہونے کا موقعہ ملا اور نو اجتماعات میں میرے نائب ملک محمد عبداللہ صاحب فاضل نے دفتر کی ہدایت کے ماتحت شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ اجتماعات بہت مفید اور کامیاب ثابت ہوئے۔

اس سال میری صحت بھی کمزور رہی اور مجھے بیرونی ملک بھی جانا پڑا۔ میری عدم موجودگی میں قیادت کا کام نائب قائد محترم ملک محمد عبداللہ صاحب نے نہایت محنت سے کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے آمین

(خاکسار ابو العطاء قائد اصلاح و ارشاد)

سالانہ رپورٹ قیادت تعلیم

۱۔ قیادتِ تعلیم کے پروگرام کا سب سے اہم جزو یہ ہے کہ ہر سہ ماہی پر مقررہ نصاب کے مطابق امتحان لیا جائے۔ اس سال یہ تجربہ کیا گیا کہ تین سہ ماہیوں میں حسب معمول مرکزی امتحان ہوں اور ایک سہ ماہی کا وقت بنیادی معلومات کے نصاب کے لئے مختص کر دیا جائے۔ سال رواں کا پہلا امتحان ۲۸/۲۹ مارچ کو ہوا اس میں ۵۵ مجالس کے کل ۵۳۱ اراکین نے حصہ لیا۔ ۴۶۳ نے معیار اوّل کے مطابق اور ۶۸ نے معیارِ دوم کے۔ اس امتحان میں مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ربوہ اوّل اور مکرم غلام حسین صاحب

حویلیاں ضلع ہزارہ دوم رہے۔ ماڈل روڈ کراچی کا تناسب سب سے اچھا رہا یعنی ۸۲ فیصد ارکان نے شمولیت کی۔ حسن پور کے ۶۰ فیصد ارکان شامل ہو کر دوسرے درجہ پر رہے۔

دوسرا امتحان ۲۷/۲۹ جون کو لیا گیا جس میں ۵۰ مجالس کے ۵۵۰ اراکین نے حصہ لیا۔ ۴۸۸ نے معیارِ اول میں اور ۶۵ نے معیارِ دوم میں۔ مکرم صوفی غلام محمد صاحب عاصی چک نمبر ۲۷ کا چیلو ضلع تھرپارکر اول اور مکرم عبدالرحمٰن صاحب بشیر ڈیرہ غازیخاں دوم قرار پائے۔ حسن پور ضلع لائلپور کے ۹۰ فیصد اراکین نے اس امتحان میں حصہ لیا۔

تیسرا امتحان ۲۶/۲۸ ستمبر کو ہوا۔ اس امتحان کے پرچے تاحال بہت کم وصول ہوئے ہیں۔ مزید پرچوں کے انتظار کے باعث نتیجہ تاحال نہیں نکالا جا سکا۔

گزشتہ سال کی سہ ماہی چہارم کا امتحان دسمبر کے دوسرے ہفتہ میں ہوا۔ اس امتحان میں ۲۹۸ اراکین نے حصہ لیا۔ اس جگہ یہ بتانا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۷۱ء میں امتحان دینے والوں کی تعداد ۸۶۸ تک پہنچ گئی لیکن امسال ۵۵۰ رہی۔ یہ بات قابلِ فکر ہے تمام اراکین اور عہدہ داران سے گزارش ہے کہ اس طرف زیادہ توجہ فرمائیں۔

۲۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہوا چوتھی سہ ماہی کا وقت بنیادی معلومات کے نصاب کی تیاری کے لئے مختص کر دیا گیا تھا اور مجالس کو دو بار تفصیلی ہدایات مطبوعہ پروگرام کی شکل میں ارسال کر دی گئی تھیں۔ تاہم اس وقت تک کی اطلاعات کا ماحصل یہ ہے کہ ماڈل روڈ کراچی کے ۵۵ اراکین نے اور جھنگ صدر نیز حسن پور کے تین تین اراکین نے نصاب مکمل کیا۔ ان کے علاوہ مندرجہ ذیل مجالس کی طرف سے وقتاً فوقتاً اطلاع ملتی رہی کہ وہ نصاب کی تیاری کرا رہی ہیں۔ ناظم آباد کراچی۔ کراچی صدر۔ دارالذکر لاہور۔ سرائے عالمگیر اور شیخو پور ضلع گجرات۔

۳۔ دورانِ سال ماہانہ سرکلرز کے ذریعہ بھی مجالس کو تعلیمی پروگرام سے آگاہ کیا گیا اور اس کی تکمیل کی طرف توجہ دلائی گئی۔

۴۔ مجالس کی طرف سے جو ماہانہ رپورٹیں موصول ہوئیں۔ ان پر باقاعدگی سے تبصرہ کیا جاتا رہا اور مجالس کو خصوصیت کے ساتھ تعلیم القرآن کلاسیں جاری کرنے کی طرف متوجہ کیا گیا۔

۵۔ مطبوعہ تعلیمی پروگرام کے دو بار ترسیل کے علاوہ ۔ دو خطوط مختلف زعماء اعلیٰ اور ناظمین اضلاع کو اس غرض سے لکھے گئے کہ اپنے حلقہ اثر میں تعلیم القرآن اور تربیتی کلاسیں جاری کرنے اور بنیادی نصاب کی تکمیل کرانے کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔

۶۔ بیرونی مجالس کی طرف سے اوسطاً ۶۲ ماہانہ رپورٹیں موصول ہوئیں۔ ان کے مطابق کارگزاری کی تفصیل یوں ہے۔

قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے والوں کی تعداد	۲۶۹
ناظرہ پڑھنے والوں کی تعداد	۳۲۹
یسرنا القرآن پڑھنے والے	۷۹
نماز کا ترجمہ سیکھنے والے	۴۲
لکھنا پڑھنا سیکھنے والے	۳۵

۷۔ جن مجالس میں تعلیم القرآن کلاسیں جاری ہیں اور کم و بیش باقاعدگی سے کام ہو رہا ہے ان کے نام یہ ہیں:۔
سرگودھا (۱۰ حلقوں میں) مارٹن روڈ کراچی (۴ حلقوں میں) لائل پور (تین حلقوں میں) صدر جھنگ (۴ حلقوں میں) سانگھڑ
سکھر۔ پشاور۔ غلیپورہ لاہور۔ ماڈل ٹاؤن لاہور۔ ڈرگ روڈ کراچی۔ حسن پور ضلع لائل پور۔ نصیر آباد۔ لاڑکانہ۔ کوئٹہ چک جھمرہ۔
ترگڑی۔ دار برکت۔ کھوکھر غربی گجرات۔ دار الصدر شمالی اور دار الرحمت غربی ربوہ

۸۔ کراچی اور ضلع جھنگ میں تعلیم القرآن کا کام مجلس انصار اللہ کے سپرد ہے۔ کراچی میں الحمدللہ اچھا کام ہو رہا ہے۔ مارٹن روڈ
کا کام بہت نمایاں ہے وہاں ۴ مقامات پر کم و بیش ۷۰ بچے بچیاں تعلیم پا رہے ہیں۔ ایک تنخواہ دار معلم اس کام کے لئے مقرر
ہے اس کے علاوہ انہوں نے اپنے طور پر دو سیپاروں کے ترجمہ کی تیاری کرا کر امتحان بھی لیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء
جھنگ صدر میں تعلیم القرآن کے ۴ سنٹر قائم ہیں۔ چنیوٹ میں دو جگہ تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے۔ جھنگ کے باقی مقامات سے
کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

۹۔ مجلس کی جانب سے اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ایک انعامی مقابلہ منعقد کیا جاتا ہے جس میں اول و دوم آنے
والے اطفال کو علی الترتیب ۸/- روپے اور ۴ روپے ماہانہ وظیفہ دیا جاتا ہے۔ اس سال اس مقابلہ میں ۹ مجالس کے ۱۸ اطفال نے
شرکت کی۔ عزیزم مطیع اللہ صاحب جماعت دہم دار الرحمت غربی ربوہ اول اور عزیزم سید ابراہیم منیب احمد جماعت نہم دار الصدر ربوہ
دوم رہے۔ ان ہر دو عزیزان اور ان کے والدین کو یہ کامیابی مبارک ہو۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو کما حقہ ادا کرنے کی توفیق عطا کرے آمین (حبیب اللہ خان قائد تعلیم)

سالانہ رپورٹ قیادت مال

اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ جملہ اراکین میں مالی قربانی کے سلسلہ میں قدم تیز سے تیز تر کرنے کے لئے سال کے
مختلف حصوں میں سرکلر لیٹرز کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، حضرت مصلح موعودؓ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث
ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کے مناسب حال اقتباسات بھجوائے جاتے رہے۔ جن مجالس کو اللہ تعالیٰ نے سو فیصدی بجٹ پورا
پورا کرنے کی توفیق بخشی ان کے نام دعا کے لئے حضور کی خدمت میں پیش کئے جاتے رہے اور حضور اقدس کے خوشنودی کے
ریمارکس سے بذریعہ الفضل اور خطوط متعلقہ مجالس کو اطلاع دی جاتی رہی نیز ہر سہ ماہی کے اختتام پر گوشوارے تیار کر کے متعلقہ
اضلاع اور علاقہ جات کے ناظمین کو ان کی مجالس کی پوزیشن سے آگاہ کیا جاتا رہا۔ انسپکٹران کے دورہ کا پروگرام تشکیل کرتے وقت نادہند
اور سست مجالس کا خاص خیال رکھا گیا۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں امسال جہاں ۲۳ نادہند مجالس نے چندہ ادا کرنا شروع کر دیا ہے
وہاں ۶۰ مجالس نے جو بغیر بجٹ کے اپنی مرضی سے تھوڑی بہت ادائیگی کر رہی تھیں۔ باقاعدہ بجٹ تیار کر کے ادائیگی شروع
کر دی ہے اور ۲۹ مجالس نے جو انڈر بجٹ تھیں۔ تدریجی لحاظ سے بجٹ پورا کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس طرح گزشتہ سال کے

مقابلہ میں بجٹ کی تشخیص میں ۹۶ مجالس کا اضافہ ہوا ہے۔ زعماء مجالس کی اطلاع پر ۵۴ نا دہند افراد کو صدر محترم کے دستخطوں سے چٹھیاں بھجوا دی گئیں۔ ۶۸ بڑی بڑی بقایا دار مجالس کو صدر محترم کی ہدایت کی روشنی میں تاریں دی گئیں۔ جیب کارڈ کے بقایوں کی وصول کے لئے تاریں اور خطوط بھجوائے گئے۔ الفضل اور ماہنامہ انصار اللہ میں ۵۷ اعلانات شائع کروائے گئے۔ اسی طرح مساعی کے سلسلہ میں ڈاک کی کل تعداد ۱۲۴۵۹ بنتی ہے۔ اس میں سے ۱۱۰۱ خطوط مجالس کی طرف سے موصول ہوئے جن پر مناسب کارروائی کی گئی اور ۱۱۳۵۸ خطوط قیادت کی طرف سے مجالس کو بھجوائے گئے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے۔ سہ ماہی جائزوں کے بارے میں ۲۸۸۵ ناظمین کی خدمت میں گوشوارے ۸۰ جیب کارڈ کے سلسلہ میں تاریں اور خطوط ۴۴ آٹھ سرکلر لیٹرز تعدادی ۴۹۰۳ ترسیل بجٹ خادم ۸۲۵ مجالس منظوری بجٹ ۶۲۷ ترسیل رسید بک ۱۸۴ رسیدات رقوم ۱۲۶۱۔ بقایوں کے سلسلہ میں تاریں ۶۸ سو فیصدی ادائیگی پر شکریہ کے خطوط ۲۷۲ اور متفرق امور کے بارہ میں خطوط ۵۹۶۔ اس حقیر کوشش کا نتیجہ بجٹ کی صورت میں آپ کے سامنے ہے۔ (محمد رفیق قائد مال)

سالانہ رپورٹ قیادت ذہانت و صحت جسمانی

سال رواں کے لئے قیادت ہذا کی طرف سے حسب ذیل لائحہ عمل مقرر کر کے مجالس کو بھجوایا گیا۔

۱۔ ہر مجلس سال میں اپنے ہاں کم از کم ایک دفعہ پکنک کا اہتمام کرے۔

۲۔ صحت کو قائم رکھنے کے لئے ہر مجلس اپنے ہاں سال میں کم از کم ایک مرتبہ ورزشی مقابلوں کا اہتمام کرے۔ نیز یہ بھی کوشش کریں کہ تمام کوئی کھیل حسب طاقت کھیلا جایا کرے۔

۳۔ انصار اللہ کو تحریک کی جاوے کہ وہ صبح کے وقت سیر کی عادت ڈالیں۔ نیز روزانہ حسب توفیق گرم یا ٹھنڈے پانی سے غسل کی عادت ڈالیں۔ اور سیر کے علاوہ ہلکی ورزش بھی کرنے کی کوشش کریں۔

۴۔ مجالس کو چاہیئے کہ وہ اراکین انصار اللہ کے ذہنوں کو تیز کرنے کی خاطر اپنے اپنے ہاں ایک بار میٹ لیں۔

مجالس کی طرف سے آمدہ رپورٹوں کا جائزہ لیا گیا۔ مجالس ذیل نے پکنک کا اہتمام کیا۔

(۱) سکھر (۲) ربوہ (۳) انور آباد سندھ (۴) ماڈل ٹاؤن لاہور (۵) تلونڈی راہوالی

مندرجہ ذیل مجالس نے اپنے وہاں ورزشی مقابلہ جات کروائے۔

۱۔ کراچی ۲۔ اسلامیہ پارک لاہور ۳۔ مغل پورہ ۴۔ حلقہ دار الذکر لاہور ۵۔ پشاور ۶۔ ربوہ ۷۔ انور آباد سندھ

اسی طرح کراچی۔ کوئٹہ۔ ربوہ۔ انور آباد سندھ۔ لائل پور۔ لاہور اور بعض دیگر مجالس کی رپورٹوں سے یہ ظاہر ہے کہ اراکین اپنے طور پر سیر کا بھی اہتمام کرتے رہے۔ نیز مجلس کراچی کی طرف سے ایک سرکلر ہائے حفظان صحت کے سلسلہ

میں جاری ہوتا رہا اور کراچی اور سکھر کی مجالس نے سائیکل سواری کا اہتمام بھی کروایا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء
دوران سال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سائیکل چلانے کی مشق اور غلیل کے سے نوجوانوں کو ارشاد فرمایا۔ حضور کے ارشاد کی تعمیل کے لئے مجالس انصار اللہ کو بذریعہ سرکلر تحریک کی گئی کہ اپنے اپنے بچوں کو سائیکل اور غلیل مہیا کر کے دیں۔ نیز اراکین کو سیر میں باقاعدگی کے لئے بھی تحریک کی گئی۔

مرزا منور احمد قائد ذہانت و صحت جسمانی

سالانہ رپورٹ قیادتِ اشاعت

قیادتِ اشاعت کے منظور شدہ لائحہ عمل کے مطابق امسال خدا کی دی ہوئی توفیق اور فضل سے باوجود کاغذ کی شدید گرانی کے ذیل کا لٹریچر شائع کرنے کی توفیق ملی۔

۱۔ "نوع انسان کی ہمدردی اور خیر خواہی کے متعلق اسلامی تعلیم" کے عنوان سے چار صفحات پر مشتمل پمفلٹ آرٹ پیپر پر آفسٹ پرنٹنگ کے ذریعہ پانچ ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا۔ یہ پمفلٹ قرآن مجید کی دو آیات رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سات ارشادات پر مشتمل تھا۔ یہ ٹریکٹ تقسیم ہو چکا ہے اور اس کی چند کاپیاں باقی ہیں۔ اس ٹریکٹ پر ۹۲ پیسے ۲۱۸ روپے آیا۔

دوسرا کتابچہ مکرم و محترم صدر صاحب مجلس مرکزیہ کا وہ معرکۃ الآراء خطاب ہے جو آپ نے کراچی کے سالانہ اجتماع منعقدہ فروری ۵۲ ہش کے موقعہ پر فرمایا۔ اس خطاب میں صدر محترم نے سورۃ لقمان سے تربیتِ اولاد کے متعلق نہایت لطیف مضمون بیان فرمایا۔ یہ کتابچہ ۲۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ عمدہ کاغذ پر دیدہ زیب ٹائٹل کے ساتھ آفسٹ پرنٹنگ کے ذریعہ ۳ ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا۔ یہ قیمتی لیکچر نصف تقسیم کر دیا گیا ہے۔ نصف اس موقعہ پر تقسیم کے لئے محفوظ کیا گیا تھا۔ یہ کتابچہ تربیت اولاد کے بارے میں نہایت عمدہ تصنیف ہے۔ مجلس مرکزیہ نے ۲۲ / ۲۵۶۹ روپے کے صرف سے اسے شائع کروایا۔

تیسرا پمفلٹ دُعا کے عنوان سے پانچ ہزار کی تعداد میں آرٹ پیپر پر آفسٹ کے ذریعہ شائع کر دیا گیا۔ اس میں قرآن مجید کی ایک آیت ارشاد رسول صلے اللہ علیہ وسلم اور مسیح پاک کے اقتباس درج کئے گئے ہیں۔ احباب یہ پمفلٹ بھی دفتر سے حاصل کر سکتے ہیں۔ اس پمفلٹ کی کتابت اور اشاعت پر مجلس مرکزیہ نے ۴۱۹ روپے خرچ کئے۔

امسال خاکسار اور نائب قائد مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے راولپنڈی۔ چک صریح ضلع لائل پور۔ لائل پور شہر۔ ملتان شہر۔ کراچی اور کوئٹہ کا دورہ مجلس مرکزیہ کی ہدایات کے مطابق کیا۔

لائحہ عمل کے مطابق قیادتِ اشاعت کا فرض قائدین مرکزیہ کے شعبہ جات کی رپورٹوں کی اشاعت بھی ہے۔ الحمد للہ کہ سالانہ رپورٹیں ماہ تبلیغ ۵۲ ہش کے رسالہ انصار اللہ میں شائع کی گئیں۔ یہ رپورٹیں رسالہ کے سولہ صفحات پر مشتمل ہیں۔ اس کے علاوہ مجلس مرکزیہ کی مساعی مختلف رسالہ جات میں شائع کروائی جاتی رہیں۔

رسالہ انصار اللہ اس سال کے آغاز میں ۱۲۹۰ کی تعداد میں چھپتا تھا۔ لیکن سال کے آخر میں اس کی اشاعت کم ہو کر ۱۲۴۰ رہ گئی ہے۔ اس سال کے دوران میں ۶۲ وی پی واپس آگئیں۔ رسالہ انصار اللہ کی مالی حالت یہ ہے کہ امسال تین ہزار روپیہ مرکز سے لیا جا چکا ہے۔ ہنوز ۳۳/۱۷۷۴ روپیہ کے بل واجب الادا ہیں۔ رسالہ پر جو لاگت آتی ہے۔ ہم خریداروں سے اس سے بھی کم وصول کرتے ہیں غرض یہ ہے کہ احباب اس رسالہ کو پڑھیں۔ اگر احباب اس رسالہ کے مضامین کے ذریعہ انصار اللہ کے کام اور تربیت نفوس میں راہ نمائی حاصل کرتے ہیں تو الحمد للہ چشم ما روشن دل ما شاد۔ لیکن اتنا بڑا مالی بوجھ مجلس کو زیر بار کرتا چلا جائے گا۔ سو کے قریب پرچہ مفت لائبریریوں اور معلم جات کو بھیجا جاتا ہے۔

یہ حالات اس امر کے متقضی ہیں کہ ہم اس نہر کو جو مجالس انصار اللہ کے کھیتوں کو سرسبز رکھنے کے لئے ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے جاری فرمائی تھی خشک نہ ہونے دیں۔ بعض مجالس اور افراد اس بارہ میں ہمیشہ دلی تعاون فرماتے رہتے ہیں۔ اگر میں ان کے لئے دعا کی درخواست نہ کروں تو ناشکری ہوگی۔ زعیم صاحب اعلیٰ مارٹن روڈ کراچی جناب مولوی عبد المجید صاحب نے مجلس کے قریباً تمام ممبروں کے نام رسالہ جاری کیا ہوا ہے۔ فجزاہ اللہ عنا احسن الجزاء۔ مکرم چوہدری احمد دین صاحب ناظم ضلع لائل پور کی مساعی بھی اس بارہ میں شکریہ کی مستحق ہیں۔

بعض احباب اس ضمن میں کہا کرتے ہیں کہ رسالہ میں کچھ تنوع پیدا کیجئے۔ ہم ان کے مشورہ اور ہمدردی کے لئے ان کے شکر گزار ہیں۔ گزارش یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے رسالہ کے لئے کچھ راہ نما اصول وضع فرمائے تھے۔ ہم ان کے پابند ہیں اور اسی میں ہمارے اور رسالہ کے لئے برکت ہے۔ یہ رسالہ انصار اللہ کی تربیت اور راہ نمائی کے لئے جاری کیا گیا ہے لہٰذا ہم ان کے اندر رہتے ہوئے ہر مشورہ کو خوش آمدید کہیں گے لیکن اس طریق کی پابندی ہمارے لئے ضروری ہے جو ہمارے لئے وضع کیا گیا ہے۔ پچھلے سال مجلس شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق مکرم و محترم صدر صاحب مجلس مرکزیہ نے تاریخ انصار اللہ کی تدوین کے لئے ایک کمیٹی تشکیل فرمائی تھی۔ یہ کمیٹی اس ضمن میں کام کر رہی ہے اب تک دو سو صفحات کے قریب مواد جمع کر چکی ہے۔ دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ اسے صحیح رنگ میں کام کی تکمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ (خاکسار غلام باری سیف قائد اشاعت)

سالانہ رپورٹ قیادت تحریک جدید

۱۔ قیادت تحریک جدید کا منظور شدہ سالانہ لائحہ عمل ۱۹۷۳ء مجالس میں زیادہ سے زیادہ نشر کرنے کی کوشش کی گئی اور اس کی روشنی میں مجالس کی مساعی کی ماہانہ رپورٹوں کا جائزہ لیا جاتا رہا۔

۲۔ خدمت اسلام اور انفاق فی سبیل اللہ کے جذبہ کو فروغ دینے کے لئے تحریک جدید کے سب سے پہلے مطالبہ یعنی مطالبہ سادہ زندگی کی طرف انصار بھائیوں کی توجہ مبذول کرائی جاتی رہی۔ اس عنوان پر قلمی معاونت کی عام دعوت دی گئی۔ چنانچہ اس سلسلہ میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب محترم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب، محترم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر محترم کیپٹن نثار احمد صاحب آف لاہور اور محترم میاں غلام رسول صاحب اعوان آف ڈیرہ غازی خان کے قیمتی مضامین الفضل میں اشاعت پذیر ہوئے۔

۳۔ تحریکِ جدید سے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ تمام مجالس کو بھجوایا گیا

۴۔ محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ کی ایک تقریر بعنوان ذکرِ حبیب جس کا تربیت کے اعتبار سے تمام انصار بھائیوں کی نظر سے گزرنا ازبس ضروری ہے۔ مفت مہیا کرنے کا اعلان کیا گیا۔ جس سے متعدد مجالس نے استفادہ کیا۔

۵۔ رسالہ تحریکِ جدید بھی متعدد مرتبہ ناظمین اضلاع کو مفت بھجوایا گیا۔ نیز دستی چٹھیوں اور ذاتی ملاقاتوں کے ذریعہ اکثر ناظمین اضلاع سے رابطہ مضبوط تر کیا گیا اور انہوں نے بہتر سے بہتر تعاون سے ممنون فرمایا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

۶۔ مذکورہ لائحہ عمل کی جزئیات اور وعدہ جات کا ٹارگٹ حاصل کرنے کی طرف مجالس کی توجہ مرکوز رکھنے کے لئے دفتری ماہنامہ سرکلرز سے استفادہ کیا گیا اور مجالس کو دستی چٹھیاں بھی لکھی گئیں۔ نیز الفضل میں قریباً ۵۰ اعلانات شائع کروائے گئے۔ تحریکِ جدید کے سال ۳۸ء کے وعدہ جات کی نسبت سال ۱۹۷۲ء میں ۲۵ ہزار روپے کا اضافہ بفضلِ خدا عمل میں آیا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں وعدے ۱،۷۰،۰۰۰ روپے تک پہنچ گئے ہیں۔ اس میں یقیناً انصار اللہ کا نمایاں حصہ ہے خصوصاً کراچی۔ کوئٹہ۔ لاہور۔ لائل پور۔ شیخوپورہ وار برٹن۔ گوجرانوالہ۔ سرگودھا۔ راولپنڈی۔ اسلام آباد۔ پشاور، چک ۱۲۱ حسن پور ضلع لائل پور۔ ٹیکسلا کی مساعی شکریہ کی مستحق ہیں فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

۷۔ خدام نے ماہ اگست ۷۳ء میں تحریکِ جدید کا ہفتہ منایا۔ اس میں تعاون کرنے کے لئے انصار کو ہدایات بھجوائیں۔ بعد کی رپورٹوں سے معلوم ہوا کہ متعدد مقامات پر انصار نے ہفتہ تحریکِ جدید کے دوران بھرپور تعاون فرمایا۔ فجزاھم اللہ

۸۔ امسال اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے قریباً ۳۰ مقامات کا دورہ کیا گیا۔ جہاں مجالس انصار اللہ نے بھی اپنے تعاون سے ممنون فرمایا۔ ان میں سے حسبِ ذیل مقامات پر تحریکِ جدید کی تبلیغی مساعی پر مشتمل سلائیڈز کی نمائش کا بھی انتظام کیا گیا۔ جو بفضلِ خدا حاضری کو خوشکن بنانے اور حاضرین کو مفید معلومات بہم پہنچانے اور مالی قربانی کی تحریک کرنے کا نہایت مؤثر ذریعہ ثابت ہوا وما توفیقی الا باللہ

۱۔ ربوہ۔ دار الصدر غربی۔ ایوانِ محمود۔ دار النصر وسطی۔ دار الیمن۔ دار الرحمت فیکٹری ایریا۔ دار الرحمت غربی۔

۲۔ ضلع لائل پور۔ سمندری۔ چک ۹۶ گ ب۔ صرتح۔ چک ۵۶۶ گ ب۔ چک ۶۵۹ گ ب۔ چک ۸۸ ج ب۔ چک ۸۴ ج ب۔ گوجرہ

۳۔ ضلع شیخوپورہ۔ کرم پورہ۔ وار برٹن۔ کوٹ دیا لداس

۴۔ ضلع گوجرانوالہ۔ گوجرانوالہ۔ وزیرآباد

۵۔ ضلع سیالکوٹ۔ سیالکوٹ شہر۔ چھاؤنی۔ پسرور۔ نارووال۔ چونڈہ۔

۶۔ ضلع گجرات۔ گجرات۔ لالہ موسیٰ۔ دھیر کے کلاں۔ شادیوال۔ شیخ پور۔ کھوکھر غربی

۷۔ ضلع لاہور۔ دار الذکر۔ ماڈل ٹاؤن۔ گنج مغل پورہ۔ باغبانپورہ۔ مسجد بیرون دہلی گیٹ

۸۔ ضلع ساہیوال۔ چک ۳۰۱ ۔ ۱۱۔ ل

۹۔ ضلع راولپنڈی۔ مسجد نور سٹلائیٹ ٹاؤن۔ اردو منزل۔ چکلالہ۔ واہ کینٹ۔ ٹیکسلا

۲۔ صوبہ سرحد۔ پشاور۔ نوشہرہ

ان تمام مقامات پر انصار اللہ نے بھی اس تقریب کو کامیاب بنانے میں بھرپور تعاون فرمایا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

خاکسار: شبیر احمد قائد تحریک جدید

سالانہ رپورٹ قیادت وقف جدید

۱۔ قیادت ہذا وقف جدید سے متعلق قریباً ہر ماہ حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمودہ ارشادات مختصر نوٹوں کی صورت میں الفضل میں اور ماہانہ سرکلر زمیں شائع کرواتی رہی۔

۲۔ زعمائے کرام کو ہر ماہ بذریعہ مشترکہ خطوط بھی ان کی ماہانہ کارگزاری کے سلسلہ میں ہدایات دی جاتی رہیں۔

۳۔ دوران سال سالی جملہ مجالس انصار اللہ میں سے بیشتر مجالس نے اپنی مقامی جماعت ہائے احمدیہ کے زیر انتظام وقف جدید کے ہفتے بھی منائے جن کے نتائج بفضلہ تعالیٰ مفید رنگ میں نکلتے رہے۔ درج ذیل مجالس کا کام دوران سال نمایاں رہا۔

ربوہ حلقہ مارٹن روڈ کراچی۔ حلقہ ناظم آباد کراچی۔ اسلامیہ پارک لاہور۔ دار الذکر لاہور۔ لائل پور شہر۔ جھنگ صدر۔ خوشاب۔ ٹیکسلا۔ پشاور۔ سرگودہا۔ سرائے عالمگیر۔ بہاولنگر۔ شیخ پور گجرات۔ حسن پور رحیاں ~~بیلا~~ لائلپور اور ترگڑی فجزاھم اللہ تعالیٰ

۴۔ اکتوبر ۱۹۷۳ء تک وعدہ جات اور وصولی چندہ وقف جدید ۱۹۷۳ء بمقابلہ ۱۹۷۲ء بالغان و دفتر اطفال کا گوشوارہ ذیل میں پیش خدمت ہے۔

گوشوارہ وعدہ جات چندہ وقف جدید

وعدہ جات	۱۹۷۳ء	۱۹۷۲ء	کمی	(فرق) بیشی
۱۔ دفتر بالغان	۱,۷۸,۳۳۰	۱,۳۰,۰۹۹	×	۴۸,۲۳۱
۲۔ دفتر اطفال	۴۴,۵۶۵	۳۰,۴۳۹	×	۱۴,۱۲۶
میزان کل وعدہ جات	۲,۲۲,۸۹۵	۱,۶۰,۵۳۸	×	۶۲,۳۵۷

گوشوارہ وصولی تا اکتوبر ۱۹۷۳ء

وصولی	۱۹۷۳ء	۱۹۷۲ء	کمی	بیشی
۱۔ دفتر بالغان	۱,۳۰,۵۶۵	۹۶,۳۲۴	×	۳۴,۲۴۱
۲۔ دفتر اطفال	۱۴,۷۲۸	۱۳,۳۸۷	×	۱,۳۴۱
کل میزان وصولی	۱,۴۵,۲۹۳	۱,۰۹,۷۱۱	×	۳۵,۵۸۲

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر گامزن کرے۔ اور دین کی حمایت میں مثالی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

بشارت الرحمٰن قائد وقف جدید

سالانہ رپورٹ قیادتِ تجنید

جیسا کہ احباب کو علم ہے قیادت تجنید کے ذمہ دو کام ہیں:

اوّل۔ چالیس سال یا چالیس سال سے زیادہ عمر کے ہر احمدی دوست کو مجلس انصار اللہ کی تنظیم میں شامل کرنا۔

دوم:۔ پاکستان میں جہاں جہاں مجالس انصار اللہ قائم نہیں، وہاں مجالس کے قیام کی کوشش کرنا

ان کاموں کی انجام دہی کے سلسلہ میں قیادتِ تجنید کی طرف سے شروع سال میں جملہ ناظم صاحبان اعلیٰ صوبائی اور ناظم صاحبان اعلیٰ اضلاع کی خدمت میں ایک خاص سرکلر ارسال کیا گیا کہ وہ اپنے اپنے صوبہ اور اضلاع کی جماعتوں اور مجالس انصار اللہ کا جائزہ لے کر اس امر کا پتہ لگائیں کہ کون کون سے دوست امسال یکم جنوری کو ۴۰ سال کی عمر کو پہنچ چکے ہیں اور پھر باقاعدہ انہیں انصار اللہ کی تنظیم میں شامل فرمائیں۔ نیز جن مقامات پر مجلس انصار اللہ قائم نہیں ہیں، وہاں مجالس کا قیام عمل میں لائیں اور قیادت تجنید کو اپنی مساعی اور نتائج سے مطلع فرمائیں۔ انسپکٹران انصار اللہ کے ذریعہ بھی نئی مجالس کے قیام کی کوشش بھی کی گئی۔

ان کوششوں کے نتیجہ میں امسال خدا تعالےٰ کے فضل سے اندرون ملک ۲۱ نئی مجالس قائم ہوئیں۔ اس سال تین ایسی مجالس جو ایک ایک رکن پر مشتمل تھیں۔ ان اراکین کے وہاں سے تبدیل ہونے کے نتیجہ میں بند کرنا پڑیں۔ اس طرح مجالس کی تعداد میں امسال ۱۸ مجالس کا اضافہ ہوا۔ اب مجالس کی تعداد خدا تعالےٰ کے فضل سے ۷۵۸ سے بڑھ کر ۷۷۶ ہوگئی ہے۔ البتہ نئی مجالس کے قیام اور نئے اراکین کی شمولیت کے ضمن میں سب سے زیادہ مستعدی اور موثر رنگ کے ساتھ بھرپور تعاون کا مظاہرہ ناظم صاحب اعلیٰ ضلع لائل پور مکرم چوہدری احمد دین صاحب اور زعیم اعلیٰ لائلپور شہر مکرم چوہدری ظفر اللہ صاحب چیمہ نے کیا۔ ان کی منظم اور نتیجہ خیز مساعی کے نتیجہ میں ضلع لائل پور میں چھ نئی مجالس کا قیام عمل میں آیا۔ اور یکصد پچاس نئے اراکین کو انصار اللہ کی تنظیم میں شامل کیا گیا۔

فجزاھم اللہ احسن الجزاء

دیگر مجالس جنہوں نے نئے اراکین کو انصار اللہ کی تنظیم میں شامل کر کے مرکز کو ان کی تعداد سے مطلع فرمایا۔ ان میں مارٹن روڈ کراچی۔ کوئٹہ۔ ملتان۔ کوٹ مومن ضلع سرگودھا۔ نارووال ضلع سیالکوٹ، پیر محل ضلع لائل پور۔ چک ۲۹۰/ ڈبلیو بی ضلع ملتان، مونگ ضلع گجرات۔ پشاور شہر قابلِ ذکر ہیں۔

نئے اراکین کو انصار اللہ کی تنظیم میں شامل کرنا مجالس کی انتہائی اہم اور بنیادی ذمہ داری ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

"اگر کوئی شخص ان مجالس میں سے کسی مجلس میں شامل نہیں ہوگا تو وہ ہرگز جماعت میں رہنے کے قابل نہیں سمجھا جائیگا پس ان مجالس میں شامل ہونا درحقیقت اپنے ایمان کی حفاظت کرنا اور ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کا عملی رنگ میں اقرار کرنا ہے۔ جو خدا اور اس کے رسول کی طرف سے ہم پر عائد ہیں۔" (الفضل یکم اگست ۱۹۴۲ء)

خاکسار:۔ مسعود احمد دہلوی قائد تجنید)

سالانہ رپورٹ قیادت ایثار

رپورٹ قیادتِ ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ سالِ رواں ۱۳۵۲ ہش / ۱۹۷۳ء پیشِ خدمت ہے۔

ا۔ مجلس مرکزیہ کے سرکلر ماہوار اور الفضل کے ذریعہ مجالس انصار اللہ کو شعبۂ ایثار کے کاموں میں مستعدی پیدا کرنے کے لئے تحریک کی جاتی رہی۔ الحمد للہ کہ گزشتہ سال کے مقابلہ میں مجالس نے شعبہ ایثار کے کاموں میں زیادہ دلچسپی کا مظاہرہ کیا ہے اور رپورٹوں کے مطالعہ سے درج ذیل نتائج ہمارے سامنے آئے ہیں۔

۱۔ تعداد افراد جن کی امداد نقدی اور دوائیوں کے ذریعہ کی گئی	۱۱۵۹۹	افراد
۲۔ تعداد افراد جن کو مفت طبی مشورہ دلایا گیا۔	۲۸۵	"
۳۔ تعداد افراد جن کو ملازمت دلائی گئی	۵۲	"
۴۔ تعداد افراد جن کی مختلف مجالس نے مہمان نوازی کی	۷۵۰	"
۵۔ تعداد افراد جن کے استقبال اور الوداع کا انتظام بعض مجالس نے کیا	۸۷	"
۶۔ مقدار اجناس (آٹا۔ گندم۔ دالیں۔ گڑ۔ چاول اور چینی وغیرہ) جو تقسیم ہوئیں	۲۱۸	من
۷۔ مقدار دودھ جو بعض مجالس کی طرف سے مستحقین میں تقسیم کیا گیا۔	۱۵۴	"
۸۔ تعداد طبی مراکز جن سے مجالس نے غرباء کے لئے مفت طبی امداد کا انتظام کیا ہوا ہے	۱۸	طبی مراکز
۹۔ امداد جو نقدی کی صورت میں مختلف ضرورتوں کے لئے ضرورتمندوں کو دی گئی	۲۴،۸۷۹	روپے
۱۰۔ مقدار نقدی جو بعض مجالس کی طرف سے ماہوار بطور وظیفہ دی جاتی ہے۔	۱۲۵	روپے ماہوار
۱۱۔ تعداد اشجار جو دورانِ سال لگائے گئے۔	۱۲۸۱۸	اشجار

ان اعداد و شمار کے علاوہ بعض مجالس کی طرف سے خدام الاحمدیہ کے اشتراک سے گرمیوں میں بعض گزرگاہوں اور بس کے اڈوں پر ٹھنڈے پانی پلانے کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

علاوہ ازیں بعض مجالس کو اللہ تعالےٰ نے خصوصی طور پر گزشتہ سیلاب کے دوران کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور انہوں نے خدام الاحمدیہ کے اشتراک سے خدمتِ خلق کا نمونہ قائم کر دیا۔ جزاھم اللہ تعالےٰ احسن الجزاء۔ ان میں مندرجہ ذیل مجالس قابلِ ذکر ہیں۔

مجلس لائل پور شہر اور نظامت ضلع لائل پور۔ نظامت ضلع لاہور۔ نظامت ضلع کراچی۔ مجلس چک چٹھہ گوجرانوالہ۔

مجلس ڈیرہ غازیخاں شہر اور مجلس شہر جھنگ صدر۔

ان تمام مجالس نے مقدور بھر شعبۂ ایثار کے کام میں اعلیٰ درجہ کی مستعدی دکھائی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان مجالس کو اپنی جناب سے اور زیادہ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور باقی مجالس کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی سعادت نصیب ہو اور ہماری اجتماعی کوششیں اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہوں۔ آمین یا رب العالمین۔

(عبدالمالک خان قائد ایثار انصار اللہ مرکزیہ)

سالانہ رپورٹ قیادت مجالس بیرون

امسال مجلس انصار اللہ مرکزیہ میں ایک نئی قیادت کا اضافہ کیا گیا جو قیادتِ مجالس بیرون پاکستان سے موسوم ہے اور خاکسار کو اس کا قائد مقرر کیا گیا ہے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں اس قیادت کی طرف سے تمام بیرونی ممالک کے مشنوں کو جہاں جہاں اس وقت مجالس قائم ہیں، لائحہ عمل تجویز کر کے بھجوایا گیا اور دورانِ سال اس پر عمل کرنے کے لئے بار بار تلقین کی جاتی رہی۔ جن ممالک میں اس وقت مجالس قائم نہیں۔ انہیں ان کے قیام کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی جاتی رہی۔ جس کے نتیجہ میں کئی مقامات پر نئی مجالس قائم ہوئیں اور جو مجالس قدرے سست پڑ گئی تھیں وہ Active ہو گئیں۔

بیرون پاکستان کی مجالس کی طرف سے جن مجالس سے رپورٹیں موصول ہوئیں۔ ان میں سے اس وقت بعض کا خلاصہ پیش کرتا ہوں۔

۱۔ انگلستان

یہاں لنڈن کے علاوہ ساؤتھ آل، کرائیڈن، برمنگھم، اور جلنگھم میں مجالس قائم ہیں۔ لنڈن کے علاوہ بقیہ چار مجالس امسال قائم ہوئی ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ان مجالس نے دو مرتبہ یوم التبلیغ منایا اور مختلف شہروں اور قصبوں میں جا کر لٹریچر تقسیم کیا۔ خاص طور پر دو کنگ، کیمبرے اور ریڈنگ میں تبلیغ کی گئی۔ لنڈن میں ۸ مقامات پر اطفال، خدام اور انصار اللہ کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا گیا۔ جہاں ممبران انصار اللہ باقاعدہ قرآن مجید اور اردو کے اسباق دیتے رہے۔

۲۔ امریکہ

اس ملک میں واشنگٹن کے علاوہ نیویارک، پٹس برگ، ڈیٹن، شکاگو، ٹانیکا اور کلیولینڈ میں مجالس قائم ہوئیں۔ ہر مجلس میں ماہوار میٹنگز منعقد کی جاتی ہیں۔ یوم التبلیغ منایا گیا۔ درس القرآن اور کتب مسیح موعود علیہ السلام کے مطالعہ کا انتظام کیا جاتا رہا اور وقارِ عمل منایا جاتا رہا۔

۳۔ برما

مجلس انصار اللہ کے ہفتہ وار اجلاس منعقد کئے جاتے رہے۔ خدام اور اطفال کو پکنک پر لے جایا گیا جہاں کھیلوں کے علاوہ علمی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔ وقار عمل کیا جاتا رہا اور ایک مرتبہ یوم التبلیغ بھی منایا گیا اور مختلف شہروں میں جا کر لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

۴۔ سری لنکا

یہاں مجلس انصار اللہ کافی عرصہ سے قائم تھی لیکن مجلس مرکزیہ سے باقاعدہ تعلق نہ رکھنے کی وجہ سے زیادہ active نہ تھی۔ امسال صدر محترم نے جب اس ملک کا دورہ فرمایا تو آپ نے یہاں کی مجلس انصار اللہ کو active کرنے کے لئے خاص طور پر توجہ فرمائی اور نئے عہدہ داران کا انتخاب کروایا اور انہیں دوبارہ منظم کیا اور مجلس کے کام کے سلسلہ میں ان کی راہ نمائی فرمائی۔ صدر محترم کے اس دورہ کے نتیجہ میں اور آپ کی مساعی سے یہاں کی مجلس میں نئی روح اور جوش اور ولولہ پیدا ہو گیا۔ اور اب وہ نہایت عزم اور تندہی سے مجلس کے لائحۂ عمل پر پوری طرح قائم کرنے کی سعی کر رہے ہیں۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

۵۔ فجی

یہاں ایک عرصہ سے مجلس قائم ہے۔ اس وقت وہاں صوا، لٹوکا، ناندی اور بارو کی مجلس گرمجوشی اخلاص اور تندہی سے اپنی ذمہ واریاں ادا کر رہی ہیں۔ صوا میں احمدی نوجوانوں کے لئے مشن ہاؤس میں تعلیمی و تربیتی کلاسز لگائی جاتی رہیں۔ جو نوجوان بوجہ کام کی مصروفیت کے ان کلاسز میں شامل نہیں ہو سکتے۔ ان کے گھروں پر جا کر اسباق دیئے جاتے رہے۔

صوا اور ناندی کی مجلس کے بعض انصار لوکل اور پاکستانی مبلغین کو ساتھ لے کر دور دور تک اپنے زیر اثر لوگوں اور خصوصاً رشتہ داروں میں تبلیغ کے لئے جاتے رہے۔ پاکستان میں سیلاب کی مصیبت کے موقعہ پر پاکستان ریلیف فنڈ کی تحریک اور چندہ جمع کرنے میں بھی انصار نے خاص حصہ لیا اور ہزاروں روپیہ اس غرض کے لئے جمع کیا۔ چندہ عام اور دوسرے ہنگامی چندے جمع کرنے اور ان کی تحریک کرنے میں بھی انصار اللہ پورا پورا تعاون کرتے رہے۔

اس مختصر رپورٹ کے پیش کرنے کے بعد خاکسار درخواست کرتا ہے کہ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ جہاں ابھی مجلس قائم نہیں وہاں جلد مجلس قائم ہو جائیں۔ اور جہاں قائم ہیں وہاں انہیں ان تمام مقاصد کو پورا کرنے کی توفیق ملے جن کے حصول کے لئے یہ مجلس قائم کی گئی ہیں۔

خاکسار۔ عبد القادر ضیغم قائد مجالس بیرون

(ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

الخیر کلہ فی القرآن

تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں

''جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا الخیر کلہ فی القرآن کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں - یہی بات سچ ہے افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں - تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے - کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی - تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں - کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی - اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے - اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی - اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے - پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی یہ نہایت پیاری نعمت ہے - یہ بڑی دولت ہے - اگر قرآن نہ ہوتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی - قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں - انجیل کا لانے والا وہ روح القدس تھا جو کبوتر کی شکل میں ظاہر ہؤا جو ایک ضعیف اور کمزور جانور ہے - جس کو بلی بھی پکڑ سکتی ہے - اس لئے عیسائی دن بدن کمزوری کے گڑھے میں پڑتے گئے اور روحانیت ان میں باقی نہ رہی - کیونکہ تمام ان کے ایمان کا مدار کبوتر پر تھا مگر قرآن کا روح القدس اس عظیم الشان شکل میں ظاہر ہؤا تھا جس نے زمین سے لیکر آسمان تک اپنے وجود سے تمام ارض و سما کو بھر دیا تھا - پس کجا وہ کبوتر اور کجا یہ تجلی عظیم جسکا قرآن شریف میں بھی ذکر ہے - قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے اگر صوری یا معنوی اعراض نہ ہو ''

(کشتی نوح صفحہ ۲۴-۲۵)

ٹائٹل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا -